مدینہ منورہ

www.KitaboSunnat.com

(اسماء، فضائل، مساجد)

محمد مسعود عبدہ

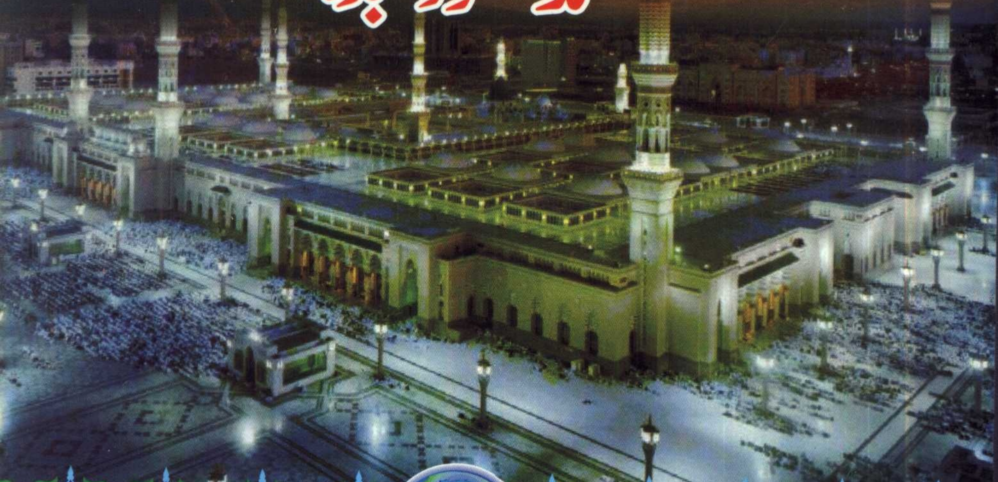

مشربہ علم و حکمت

مشربہِ علم و حکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ

(اسماء، فضائل، مساجد)

محمد مسعود عبدہٗ

www.KitaboSunnat.com

مشربۂ علم و حکمت

جملہ حقوق بحق مشربہِ علم وحکمت محفوظ

نام .... مدینہ منورہ

بہ قلم .... محمد مسعود عبدہ‘

اہتمام .... محمد عبدِ منیب بن مسعود عبدہ‘

قیمت ....

ناشر:

☆مشربہ علم وحکمت (دارالشکر)

ندیم ٹاؤن۔ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن‘لاہور۔

ملنے کے پتے:

☆ دارلکتب سلفیہ،شیش محل روڈ لاہور‘پاکستان۔ Ph:042-7237184

☆ادارہ مطبوعاتِ سلیمانی،رحمان مارکیٹ‘غزنی سٹریٹ،اردو بازار

لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سخنِ وضاحت

اس مجموعے میں مصنف گرامی کے ۶ مقالات شامل ہیں

(۱) مدینۃ الرسول بزبانِ رسول ﷺ

(۲) فضیلتِ مسجد النبیؐ ﷺ

(۳) مدینہ محبانِ رسالت ﷺ کی نظر میں

(۴) جنت البقیع

(۵) حرمین کی مساجد

(۶) رسول ﷺ کی قائم کردہ چراگاہیں

ان تمام مقالات کی تیاری میں مصنف مرحوم کے پیش نظر صرف دو ماخذ رہے۔

(۱) وفاء الوفا باخبارِ دار المصطفٰی از علامہ نور الدین بن علی احمد مصری، السمہودی۔

(۲) ذخائر المدینۃ المنورہ، از محمد سعید دفزدار۔

ان مقالات کو کتابی صورت دیتے ہوئے مرتبہ نے ان دو ماخذ کے علاوہ براہِ راست حدیث سے رجوع کیا، چنانچہ اب............

○ مدینۃ الرسول ﷺ بزبانِ رسول میں جو حوالہ جات کمزور تھے انہیں خارج کر دیا گیا اور صحیحین کی بنیاد پر اسے مرتب کیا گیا ہے۔

- فضیلتِ مسجدِ النبی ﷺ کی ترتیب میں بھی صحیحین ہی سے استفادہ کیا گیا۔
- "مدینہ محبانِ رسالت ﷺ کی نظر میں" ذخائرمدینہ المنورہ سے ماخوذ ہے۔
- جنت البقیع
- نبی رحمت کی قائم کردہ چراگاہیں مندرجہ بالا دو ماخذ سے مرتب شدہ ہیں۔
- "حرمین کی مساجد" کے لئے مرتبہ نے از سرِ نو وفاء الوفا کا مطالعہ کیا۔ اور ساتھ متعلقہ کتاب کے حوالہ جات کے علاوہ مزید تفصیلات بھی شامل کیں۔ نیز عبدالرحمٰن بن عبد کے سفرنامے۔ "آنحضور ﷺ کے نقشِ قدم پر" سے بھی استفادہ کیا۔

اللہ تعالیٰ اس مجموعۂ تحریر کو مصنف غفر اللّٰہ له کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور مرتبہ و ناشر کو بھی اس علمِ نافع کی اشاعت پر اجر وثواب کا حصہ پہنچائے۔ آمین!

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ

بیگم محمد مسعود عبدہٗ رجب....۱۴۲۲ھ

مدنیۃ الرسول بزبانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم

قریشِ مکہ جب اپنے تمام حربے آزما چکے، جسمانی، ذہنی، اور نفسیاتی اذیتوں کی انتہا پر پہنچ گئے لیکن اس کے باوجود کشتِ اسلام کا پودا اس شان سے جما اور بڑھا کہ خود اللہ تعالیٰ کی زبان میں:

اَخرَجَ شَطْاَہ، فَاٰزَرہ ٥ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَویٰ عَلیٰ سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّار (۲۹، فتح)

''جس نے زمین سے پہلے اپنی سوئی نکالی، پھر اس کو مضبوط کیا، پھر موٹی ہوئی، پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی، اور لگی کھیتی والوں کا دل خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلائے''۔

بالآخر انہوں نے بارہ ایسے دانشور چنے، جنہیں اپنی عقل اور تدبر پر کامل بھروسہ تھا کہ وہ محمد ﷺ اور اس کے اصحاب کو نابود کرنے میں کامیاب حل تلاش کرلیں گے۔ سب دارالندوہ میں جمع ہوئے، اور مختلف تدبیروں کے بعد یہ طے پایا کہ تمام قبائل کے بہادر تلواریں سونت کر اس کے مکان کا گھیراؤ کرلیں، اور جیسے ہی وہ باہر نکلیں، مل کر محمد ﷺ کا کام تمام کردیں۔ عین اسی وقت اللہ تعالیٰ بھی اپنی تدبیر کو عملی جامہ پہنا رہا تھا۔

" وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَ یَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُاللّٰہَ وَ اللّٰہُ خَیرُ الْمَاکِرِیْن. (الانفال، ۳۰)

''جب کافروں کا ایک گروہ تمہیں قید کرنے، قتل کرنے، یا جلاوطن کرنے کی خفیہ تدبیریں سوچ رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ بھی خفیہ تدبیریں طے کر چکا تھا اور اللہ سے بہتر (سر بستہ راز) کوئی تدبیریں نہیں کرسکتا''۔

آپ ﷺ صحابہ کو یہ خوش خبری تو سنا ہی چکے تھے کہ؟

''انی رایت دار هجر تکم ذات نخل بين الابتين و هما الاحرتان.''

''میں نے خواب میں تمہارا مقامِ ہجرت دیکھا ہے جو انتہائی سرسبز اور شاداب مقام ہے جو لاوے کی دو پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے'' (بخاری باب الہجرۃ)

''آپ ﷺ رات اپنے گھر سے نکلے، اور اپنے رفیق صدیق کو ساتھ لے کر اس شہر میں پہنچ گئے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عالمِ رؤیا میں دکھایا تھا۔ طابہ، طیبہ، دار الھجرۃ، دار الاسلام، دار الانصار، شہرِ مدینہ!

شہرِ مدینہ جو آپ سے پہلے یثرب کہلاتا تھا یعنی اذیتوں کا مقام، جہاں وبائیں عام تھیں۔ جہاں لوگوں کے ذہنی اور قلبی اوہام کی بیماریوں کا یہ عالم تھا کہ ثنیۃ الوداع کے قریب آ کر اس سے آگے بڑھنے سے پہلے اگر کوئی شخص گدھوں کی طرح تین بار ڈھیچوں ڈھیچوں باآوازِ بلند نہیں چلاتا تھا تو وہ اپنے آپ کو ان بیماریوں سے محفوظ نہیں سمجھتا تھا (بحوالہ وفاء الوفا)

جہاں احترامِ آدمیت کے مفہوم سے بھی لوگ ناواقف تھے۔ جہاں سود خور یہودیوں کے ہاتھوں میں نادار لوگوں کی جانیں تھیں۔ جہاں ظلم واستبداد کے شکنجے میں نیم جان انسانی لاشیں تڑپتی تھیں۔ آپ ہی نے انہیں ان سب سے نجات دلائی۔ یہ حرم کی سرزمین انبیاء کی سرزمین ہے۔ اور اب اگر کسی کی زبان سے بھول کر بھی اس سرزمین کا نام یثرب نکل جائے، تو اسے چاہئے کہ دس بار مدینہ منورہ کہے، بلکہ تین بار استغفر اللہ کہے۔

''ومن سمى المدينة يثرب فليستغفر الله وهى طابه''

(وفاءالوفاء رواہ احمد بروایت براء بن عازب)

• رحمتہ للعالمین، ھادی دینِ مبین، معلمِ کتابِ مبین ﷺ کی ہجرت نے اس شہر کو وہ عزت و تکریم عطا کی، جو ازل سے اس کا مقدر تھی۔ خود رسول اللہ ﷺ کی زبانِ وحی ترجمان نے اس شہر کو مختلف انداز میں فضائل و اکرام عطا کئے۔

ذیل میں تعارف کے تمام الفاظ کتبِ احادیث سے منتخب کر کے براہ راست آپ کی طرف منتقل کئے جا رہے ہیں۔ جس طرح رب السموٰت والارض کی الوہیت اول و آخر ہے، اسی طرح رسول ﷺ کی رسالت تا قیامت زمان و مکان کی تمام حدود سے بالا زندہ و تابندہ ہے۔ وقت کو صدیوں کے نام سے پکارا جائے یا سالوں اور مہینوں کے نام سے، بحوالہ رسالت اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ رسول ﷺ کے دہنِ مبارک سے جس لفظ یا جملے کو زندگی نصیب ہوئی۔ وہ تا قیامت زندہ ہے، گویا ہے، توانا ہے۔ زمین و آسمان کی وسعتیں اس کی محافظ ہیں۔ بسیط فضاؤں میں آوازوں کو محفوظ کرنے والی لہریں ان مقدس آوازوں کی امین ہیں۔

افضل البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خطاب ہر دور میں براہ راست، ہر مقام اور ہر نسل کے انسان کے ضمیر سے ہے، روح سے ہے! یہ دوسری بات ہے کہ جن کے ضمیر دنیا کی خواہشوں کے طلسمی سمندر میں غرق ہو چکے ہیں، یا جن کی روحیں بدن کی آسائشوں اور لذتوں میں مقفل ہو چکی ہیں۔ وہ نہ انہیں سن سکتے ہیں، نہ ہی ان کی حلاوتوں، برکتوں اور سکون بخش اثرات سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔

نبی اللہ ﷺ کا تا قیامت مقامِ استراحت:

یہ اللہ کی سچائی کا ثبوت ہے،

"وَ مِنھَا خَلَقنٰکُم وَفِیھَا نُعِیدُ کُم"

''ہم نے تمہیں اسی (مٹی) سے پیدا کیا ہے اور اسی میں تمہیں لوٹا دیں گے''۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اصولِ غیر متبدل ہے کہ جب کسی کو اس کی مقررہ سرزمین میں مقامِ مدفن پہ لے جانا ہو، تو اس کے لئے ایسے اسباب مہیا کر دیتے ہیں۔ کہ وہ انجانے طور پر وہیں منتقل ہو جاتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ نے ہجرت کے بعد تا قیامت اسی شہر کو آپ ﷺ کا مقامِ استراحت طے فرمایا۔

اسمِ مدینہ بزبانِ رسول:

آپ ﷺ نے فرمایا۔

" اِنَّ اللّٰہ سَمّٰی الْمدِ ینۃ طِا بَۃ "

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے''

(عن جابر بن سمرہ، ح ۸۶۳، صحیح مسلم، باب فضل المدینہ)

" اُمِـرْتُ بـَقَـرْیَۃٍ تَا کُلُ الْقُرىٰ یقولونَ یَثْرِبُ وَھِیَ الْمدیْنَۃُ تنفی النّاس کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبثَ الحَدِ یْد ." (کتاب المناسک، صحیح بخاری ح ۴۵۴)

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس بستی کی طرف ہجرت کروں۔ جو تمام بستیوں کو کھا جاتی ہے۔ جسے یثرب کہتے ہیں۔ اور یہی مدینہ ہے، یہ میل کچیل لوگوں کا اس طرح صاف کر دیتا ہے جیسے بھٹی میں تپ کر لوہا صاف ہو جاتا ہے''۔

رسول ﷺ کا محبوب شہر:

ہجرت کے بعد بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخار ہو گیا، اور وہ مکہ کی یاد میں بے چین ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا۔

"اللھم حبب الینا المدینۃ کما حبب مکۃ او اشد و صححھا و با

رک لنا فی صاعها ومدها و حول حما ها الی الجحفة"

''الٰہی جس طرح تو نے ہمیں مکہ کی محبت عطا کی، اسی طرح ہمیں مدینہ کی محبت بھی عطا کر، یا اس سے بھی زیادہ محبت عطا کر، اور یہاں کی آب وہوا صحت بخش بنادے۔ ہما رے صاع اور مد میں برکت عطا کر، اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کردے'' (جحفہ میں یہودی رہتے تھے اور انہیں مسلمانوں سے سخت دشمنی تھی، اس لئے یہ دعا فرمائی)۔
(عن عائشۃ ح ۸۴۸ صحیح مسلم، باب فضل المدینہ۔)

مدینہ اور اُحد پہاڑ سے محبت:

آپ ﷺ نے اس شہر سے اپنی محبت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا:

" هذه طابة و هذا احد و هو جبل يحبنا و نحبه "

''یہ (مدینہ) طابہ ہے اور یہ احد ہے۔ یہ پہاڑ ہم سب سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ (رواہ مسلم، عن ابی حمید، باب فضل المدینہ، ح ۸۷۷)

مدینہ منورہ سے آپ ﷺ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ جب کسی سفر سے واپس آتے، تو مدینہ کے اشتیاق میں اپنے گھوڑے کی رفتار تیز کردیتے تاکہ جلد از جلد اس شہر محبوب میں پہنچیں۔ (از صحیح مسلم)

دارالحرم:

نیز آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

''اللهم ان ابراهيم نبيک و خليلک دعا ک لاهل مکه ''

''اے اللہ ابراہیم علیہ السلام تیرے نبی اور تیرے مخلص دوست تھے۔ انہوں نے شہرِ مکہ کے لئے تجھ سے دعا فرمائی اور آپ نے قبول کی''

"انا نبیک و رسولک و عبدک ادعوک لا ھل مدینة"

"یا اللہ میں تیرا نبی ہوں، تیرا رسول، تیرا بندہ، اہلِ مدینہ کے لئے دعا گو ہوں"

"ان ابراھیم حرم مکه و دعالها او دعا لاھلها و انی حرمت المدینة کما حرم ابراھیم علیه السلام مکه"

ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کی حدود کو حرم قرار دیا، اس کے لئے دعا کی، یا ان کے رہنے والوں کے لئے دعا کی" میں بھی مدینہ منورہ کے مخصوص علاقہ کے لیے دعا کرتا ہوں۔

"اللھم بارک لھم ، وَبَارِکْ فی مدھم و صاعھم"

"اے اللہ ان کی زندگی کو بے پایاں انعامات و برکات سے نواز، ان کے ناپ تول کے پیمانے مد میں، ان کی زندگی کے مقررہ ایام میں اور ان کے ناپ تول کے پیمانے صاع میں برکت عطا فرما" (رواہ صحیح مسلم، عن عبداللہ بن زید بن عاصم، ح نمبر ۸۲۱)

"مِثْلَیْ ما دعا به ابراھیم علیه الصلوٰة و السلام"

"بلکہ اس سے دوگنا زیادہ، جتنی دعائیں ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ مکرمہ کے لئے کیں"

آلِ ابراہیم کے لیے لوگوں کی امامت:

ملاحظہ:

ذیل میں اہلِ مکہ کے لیے ابراہیم علیہ السلام کی چند دعائیں دے جا رہی ہیں۔ یاد رہے کہ یہی دعائیں اہلِ مدینہ کے لیے بھی رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالےٰ سے چاہی ہیں۔

"قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ" (۱۲۴: بقرہ)

''(اللہ نے کہا) میں تم کو لوگوں کا پیشوا بناؤں گا'' عرض کیا میری اولاد کو بھی۔ فرمایا!
(اللہ نے) نہیں میرا عہد ظالموں کے لیے نہیں ہے۔
(یعنی جو موحد اور مسلم ہوگا، اسے ہی امامت پر سرفراز کیا جائے گا)

دارالامن:

''رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَداً آمِناً'' (۱۲۶البقرہ)
''اے رب! اس شہر کو امن کا شہر بنا''

اہلِ مکہ کے لئے رزق کی دعا :

''وارزق اهله من الثمرات من امن منهم و با للّٰه واليوم الا خر ط قال و من كفر فا متعه قليلا ثم اضطره الى عذاب النار o

''اس کے رہنے والوں کے لئے رزق عطا فرما، پھلوں میں سے، جو ان میں سے اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے (اللہ نے) کہا، جو کافر ہوگا اس کو بھی متمتع کروں گا۔ پھر اسے دوزخ کے عذاب کے لئے لاچار کروں گا''۔ (۱۲۶ بقرہ)

لوگوں کی محبت کا مرکز:

''فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِن الناس تهوىٓ اليهم و ارزقهم من الثمرات لعلهم يشكرون o'' (۳۷، ابراہیم)

''لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے، کہ ان کی طرف جھکے رہیں، اور ان کو میووں سے روزی دے، تاکہ وہ تیرا شکر ادا کر سکیں''

بے شک اللہ تعالےٰ نے اہلِ مدینہ کے لیے بھی یہ دعائیں اسی طرح قبول فرمائیں جس طرح ابراہیم علیہ السلام کی اہلِ مکہ کے لیے۔

اوراب زبانِ رسالت سے شہرِ رسالت کے لیے مزید اعزازات........

حدودِ حرم :

"انی احرم ما بین لا بتیھا "

میں" لا بتین " پہاڑوں کے درمیان کی زمین کوحرم قرار دیتاہوں، ان حدود میں شکار نہ کیا جائے ، سرسبز درختوں کوتوڑا نہ جائے۔ لیکن جانوروں کے لئے ، اونٹ بکریوں اور بھیڑوں کے لئے انہیں توڑ کر دینا جائز ہے۔

(عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رواہ مسلم، باب فضل المدینہ

لابتین سے مراد مشرقی اور مغربی علاقہ میں واقع پہاڑ ہیں۔ علاوہ ازیں حمیٰ (چراگ ہیں)جو مدینہ منورہ سے دس میل دور واقع ہیں۔ اس کے درمیان کے باغات اور جنگلات کوحرم قرار دے دیا گیا تھا۔ حدودِ حرم میں ایک دوسرے سے جھگڑنا، اسلحہ لے کر چلنا، گالی دینا سب حرام ہے۔

پھر فرمایا!

"لا یختلیٰ خلاھا " "اس کی گھاس پھونس نہیں کاٹی جائے گی"

" فمن فعل ذالک فعلیه لعنة اللّٰه و الملئکة والناس اجمعین"

"جوایسا کرے گااس پراللہ کی، فرشتوں کی، اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی"

(رواہ مسلم، ح نمبر٨٣٠ ، باب فضل المدینہ)

نیز فرمایا!

" المدینة حرم ما بین عیر الیٰ ثورٍ "

"مدینہ عیر پہاڑ سے لے کر ثور پہاڑ تک حرم ہے"

" فمن احدث فیھا حدثا او آو یٰ محد ثاً"

''پس جوکوئی اس میں بدعت شروع کرے گا یا کسی بدعتی کو پناہ دے گا''

''فعلیه لعنة اللّٰه و الملئکة و الناس اجمعین''

''پس اس پر اللہ کی، فرشتوں کی، اور تمام انسانوں کی لعنت ہے''

''لا یقبل اللّٰه منه ' یو م القیا مة صرفاً و لا عدلاً''

''قیامت کے دن اللہ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل''

(عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رواہ مسلم، باب فضل المدینہ، ح نمبر۸۲۳ والبخاری)

شرک سے پاک شہر:

'' ان اللّٰه قد جو اهذا لجزیرة من الشر ک''

''اللہ تعالیٰ نے اس جزیرہ کو شرک سے پاک فرما دیا''

اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ

''ان المدینة تنفی خبث الرجال''

''مدینہ منورہ کا قیام انسان کی (اندرونی خباثتوں) (SLALEVIINTERN) اور بیرونی برے ماحول کی اثر پذیری کو اس طرح صاف کر دیتا ہے۔ جیسے لوہار کی دہکتی ہوئی بھٹی لوہے کو زنگ اور کھوٹ سے صاف کر دیتی ہے۔

''المدینة کا الکیر تنفی خبثها و تنصع طیبها''

''نہ صرف بدخوئی اوزبدکرداری سے انسان کی اندرونی شخصیت کو سنوارتا ہے۔ بلکہ اچھے اعمال کی خوبصورتی کا جمال بھی بخشتا ہے''

(عن جابر بن عبداللہ، ح،۵۶۱، صحیح مسلم، باب فضل المدینہ)

مدینہ گندگی سے پاک شہر:

نیز آپ ﷺ نے فرمایا!

www.KitaboSunnat.com

'' انها طيبة يعنى المدينة و انها تنفى الخبث كما تنفى النار خبث الفضة ''

''مدینہ طیبہ ہے، اورمیل کچیل کوایسے دورکردیتا ہے، جیسے آگ چاندی کے میل کو صاف کردیتی ہے''۔ (عن زید بن ثابت، ح ۸۶۲، مسلم، باب فضل المدینہ)

اہل مدینہ سے بدسلوکی کرنے پر وعید:

آپ ﷺ نے اپنے ہم شہروں کی ہمدردی میں فرمایا:

''من ارادبا هل هذه البلدة بسوء اذابه اللّٰه تعالىٰ كما يذوب الملح فى الماء ''

''جوبھی اہلِ مدینہ سے بدسلوکی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے یوں ملیامیٹ کردیں گے جس طرح پانی نمک کوتحلیل کردیتا ہے''

(عن سعید بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رواہٗ مسلم، باب فضل المدینہ، ح ۸۲۵)

مدینہ میں بدعت کرنے پر وعید:

'' فمن احدث فيهاحدثاً ''

''اور جواس میں بدعت کا کام ایجاد کرے گا''

''هذه شديد ة''

''یہ انتہائی سخت گناہ ہے''

'' فمن احدث فيهاحدثاً ''

''اور جواس میں بدعت کا کام ایجاد کرے گا''

'' ''فعليه لعنته الله و الملئكة و الناس اجمعين''

(رواہٗ مسلم، عن انس بن مالک، ح نمبر ۸۲۹ ، باب فضل المدینہ)

مدینہ میں تنگی برداشت کرنے والے کے لئے شفاعت کی بشارت :

"لو کانو یعلمون لا یدعها احد رغبة عنها"

"کاش! اس شخص کو علم ہو جاتا، جو اس کی سکونت کو برا سمجھ کو ترک کر دے گا"

"الا ابدل اللّٰہ فیها من هو خیر منه"

"اللہ تعالیٰ اس شخص کی بجائے اس شخص کو یہاں سکونت عطا کرے گا جو اس شخص سے بہتر ہو گا"

"ولا یثبت احد علی لاوائها و جهدها"

"جو میرے اس شہر میں ٹھہرنے کے ایام میں موسم یا حالات کی سختیوں کو برداشت کرتے ہوئے صبر کرے گا"

"الا کنت له شفیعا او شهیدا یوم القیامة"

"میں قیامت کے دن اس کی شفاعت، یا، شہادت خود کروں گا"۔

(عن عامر بن سعد عن ابیہ، رواہ مسلم، باب فضل المدینہ، نمبر ۸۲۴)

مدینہ کے گھر فرشتوں کی حفاظت میں:

آپ ﷺ نے ان صحابہ سے فرمایا جو مدینہ سے باہر جانے کے بعد اپنے بال بچوں کی حفاظت کے بارے میں فکرمند تھے!

"والذی نفسی بیدهٖ مامن المدینة شعب ولانقب الا علیه ملکان یحیر وسونها حتیٰ تقدموا الیها"

"قسم ہے! اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ مدینہ کی ہر ایک گھاٹی اور درہ پر دو فرشتے رہتے ہیں اور تمہاری واپسی تک حفاظت کرتے ہیں"

(عن ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، ح ۸۴۲، رواہ مسلم، باب فضل المدینہ)

طاعون اور دجال سے محفوظ:

"علیٰ انقاب المدینة ملائکة یحرسو نها ' لایدخلها الطاعون ولاالدجال"

"فرشتے مدینہ منورہ کے پہاڑوں میں واقع خصوصی راستوں پر متعین پاسبانی کرر ہے ہیں۔ تاکہ طاعون اور دجال کی مدافعت کرسکیں"

(عن ابی ھریرہ، ح ٨٥٦ صحیح مسلم، باب فضل المدینہ)

" لیس له من نقابها نقب الاّ علیه الملئکة صافین یحرسو نهاتم ترجف المدینة با هلهاثلث رجفاتٍ فیخرج الله کل کا فرٍ و منا فقٍ"

"دنیا میں کوئی ایسا شہر نہیں جس کو دجال نہ روندے گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے، ان دونوں میں آنے کے جتنے راستے ہیں۔ ان پر فرشتے صف باندھے پہرہ دے رہے ہوں گے۔ پھر مدینہ اپنے لوگوں پر تین بار لرزے گا اور اللہ ہر منافق اور کافر کو اس میں سے نکال دے گا۔ (رواہ البخاری، کتاب المناسک، ح۴۶۴)

مدینہ، مرکزِ ایمان:

"ان الا یمان لیا رز الی المدینة کما تارز الحیة الی حجر ها"

"قیامت کے قریب ایمان سمٹ کر مدینہ میں اس طرح آجائے گا۔ جیسے سانپ سمٹ کر بل میں آجاتا ہے"۔ (رواہ البخاری، کتاب المناسک، ح ۴۵۹)

مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور سراپا شفا:

عجوہ کھجور ان درختوں کا پھل ہے۔ جنہیں خود رسول ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے بویا تھا۔ اس کھجور میں گٹھلی نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے اس کھجور کے شفائی اثرات

یوں بیان فرمائے!

"من اصطبح کل یوم تمراتٍ عجوۃ لم یفرہ' سمّ و لا سحر ذالک الیوم الی لیل وقال غیرہ سبع تمراتٍ "(رواہ البخاری، کتاب الطب)

جو ہر روز صبح اٹھ کر عجوہ کھجور کھالے (یا سات کھجوریں) وہ اس روز صبح سے شام تک زہر اور جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

"ان فی عجوۃ العالیۃ شفاء او انھا تریاق اول البکرۃ"

"عجوہ کھجوروں میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے۔ وہ سحر اور زہر دونوں کے لئے تریاق ہے"۔

مدینہ منورہ کی شفاء اثر مٹی:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی یا پھوڑا پھنسی نکلتا، تو آپؐ اپنی انگشتِ مبارک کو اپنے لعابِ دہن سے تر کر کے زمین پر رکھتے تا کہ اس کو مٹی لگ جائے۔ پھر انگلی کو تکلیف کی جگہ پر پھیرتے اور ساتھ ساتھ یہ دعا پڑھتے۔

"بسم اللہ تربہ ار ضنا بریقۃ بعضنا یشفی بہ سقیمنا باذن ربنا"(متفق علیہ)

"اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی کی برکت سے، ہمارے لعابِ دہن کے طفیل ہمارا مریض، ہمارے رب کے حکم سے شفاء پائے"۔

مسجدِ قباء کا شہر :

مدینہ وہ شہر محترم ہے۔جس کے بابِ استقبال کے باہر قباء، مطہرین باشندوں کی بستی ہے۔جس میں خود نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی اور امتِ مسلمہ کی زندگی کی سب سے پہلی مسجد کی بنیاد رکھی۔جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"لَمَسْجِدٌ" اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ" يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ O (توبہ:۱۰۴)

''جس مسجد کی بنیاد روز اول سے تقویٰ پر رکھی گئی۔ وہی اس کی حقدار ہے کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو یہ پسند کرتے ہیں کہ پاک صاف رہیں اور اللہ بھی پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے''۔

یہ رسول ﷺ کی اس قدر محبوب مسجد ہے کہ آپ اس میں ہر ہفتہ کبھی پیدل اور کبھی سوار ہوکر تشریف لے جایا کرتے تھے۔(رواہ مسلم، باب فضل المدینہ، ح نمبر ۹۰۰)

مسجدِ نبوی ﷺ:

روئے زمین پر یہ ان دو مسجدوں میں سے ایک ہے جنہیں یہ اعزاز اور سعادت نصیب ہوئی کہ خود نبی ﷺ نے ان کی بنیاد رکھی اور اپنے جدِ اعلیٰ ابراہیم خلیل الرحمان علیہ السّلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ان کی تعمیر فرمائی۔

یہ وہ عظیم مسجد ہے جس میں رسول ﷺ نے بارہا سجدے کئے، خطبات دیئے، صحابہ کی تربیت فرمائی، جیشِ اسلام منظّم کئے، کتنے ہی مقدمات کے فیصلے کئے، کتنے ہی سر کش کافروں نے اس مسجد کے صحن میں پہنچ کر اپنا سر صرف اللہ کے آگے جھکا دینے کا اعلان کیا، اطرافِ عرب کے وفود نے اسی مسجد میں معلمِ کتاب وحکمت سے اسلام کی دولت حاصل کی۔

اسی مسجد سے ملحق رسول ﷺ کے بیوتِ اطہر تھے۔جن میں تلاوت کتاب کی جاتی تھی۔ اسی مسجد میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی کھڑکی کھلتی تھی۔ اسی مسجد کے ساتھ اس انصاریہ خاتون کا گھر تھا۔ جس کی چھت پر کھڑے ہوکر سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ

عنہ اذان دیتے تھے۔

یہی وہ مسجد ہے جس کے لئے رسول ﷺ نے اپنی امت کوتلقین فرمائی۔

"لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد ، مسجدی هذا والمسجدا لحرام والمسجد الاقصیٰ"

" تین مسجدوں کے علاوہ کسی مسجد کی طرف کجاوے نہ کسے جائیں۔ میری یہ مسجد یعنی مسجدِ نبوی (ﷺ) اور مسجد حرام (بیت اللہ شریف) اور مسجد اقصیٰ۔"

(رواہ مسلم، عن ابی ھریرہ، باب فضل المدینہ ح ۸۹۰)

یہی وہ مسجد ہے جس میں نماز ادا کرنے کے عمل پر رسول اللہ ﷺ نے ثوابِ کثیر کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا!

"صلوٰة فی مسجدی هذا افضل من الف صلوٰة فیما سواه الا المسجد الحرام" (رواہ مسلم، عن ابی ھریرہ، باب فضل المدینہ، ح ۸۸۰)

میری مسجد میں ایک نماز کا ادا کرنا، دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے۔ سوائے مسجدِ حرام کے (یعنی مسجدِ حرام کے علاوہ دیگر مساجد پر میری اس مسجد کو فضیلت حاصل ہے)۔

مدینہ میں جنت کا باغیچہ:

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مدینہ منورہ کو دنیا کے ہر شہر اور زمین کے ہر حصے پر انفرادی اختصاص کا شرف عطا کرتا ہے۔

"مابیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة و منبری علیٰ حوضی."

(عن ابی ھریرہ، صحیح مسلم، باب فضل المدینہ، ح ۸۷۶)

"میرے مقامِ استراحت اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ

ہے۔ اور میرا منبر میرے اس حوض پر واقع ہے۔''

امامِ نووی اس کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ مسجدِ نبوی ﷺ کا یہ حصہ بعینہٖ جنت میں منتقل کردیا جائے گا۔ (از شرح صحیح مسلم، للنووی)

آدابِ مسجدِ نبوی:

معزز قارئین! جب اللہ تعالےٰ آپ کو اس شہرِ محبوب میں لے جائے اور آپ مسجدِ نبوی میں جانے لگیں تو مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دعا پڑھیے:۔

"بسم اللّٰہ توکلت علی اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ الکریم، اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک و مغفرتک"

''اللہ تعالیٰ کے اس نام پر توکل کرتے ہوئے نبی ﷺ پر درود پڑھتے ہوئے (مسجد میں داخل ہوتا ہوں) اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے! آمین!

مسجد نبوی میں باب الرحمتہ یا بابِ جبریل سے داخل ہوں۔ (مسجد نبوی ﷺ کے ابواب کا نام ہے) قدمین شریفین کی طرف باب جبریل ہے اور دوسری مقابل سمت پہلا باب، باب الرحمہ کہلاتا ہے۔ سر جھکا ہو، دل میں احترامِ رسالت موجزن ہو، اور آنکھیں بار بار آنسوؤں سے وضو کررہی ہوں۔ آواز بلند نہ ہونے پائے۔

یہ صبر و حلم و وقر و نظم کے داعی کا مکتب ہے
صدا اونچی نہ اٹھے، یاں خدا کے واسطے آہا، آہا

(مولانا نعیم صدیقی)

یہاں اونچی آواز آج بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ مکہ مکرمہ میں مقاماتِ دعا میں ہم پاگلوں کی طرح روسکتے ہیں، جو چاہے کہہ سکتے ہیں، جس طرح چاہے اپنی التجائیں پیش کر

سکتے ہیں۔لیکن بارگاہ نبوی میں بڑے صبر،ضبط،ادب اور دبی سی آواز ضروری ہے۔ورنہ اگر آواز اونچی ہوگئی،تو تمام نیکیاں ضائع ہوجائیں گی۔

اب سب سے پہلے دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھئے، یہی رسول ﷺ کی سنت ہے۔ جذبات کو قابو میں رکھئے اور دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد اپنے رب کے سامنے روؤ اور التجا کرو۔ معافی مانگو اور اب اٹھو اور مواجہہ شریف کی طرف دست بستہ، بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں سلام وصلوٰۃ عرض کریں بھرائی ہوئی آواز ہو، دھڑکتا ہوا دل ہو۔ حدِ شریعت اور ادب کا پاس رکھ کر، اب بائیں طرف رفیق غار، ہمسفرِ ہجرت اور عزیز ترین معاونِ نبوت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کریں۔ان کی خدمات اور ان کے احسانات کا اعتراف کریں۔اس کے بعد، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کریں۔ ان کی خدمات اور ان کے اسلام کے استحکام اور فتوحات کے علاوہ رسول ﷺ کی خدمات اور ان کی اتباع میں اپنی جرأت کو استعمال کرنے پر ان کو خراجِ تحسین پیش کیجئے۔

بلاشبہ یہ وہ مقام ہے جہاں صدیوں سے ہر لمحہ، ہر پل، ہر ساعت، دنیا کے کونے کونے سے جانے کتنے متقی، مومن، مومنات، صالح، اولیا، اصفیا، علما، اور نہ جانے کتنے نفوسِ مقدسہ کی طرف سے درود و سلام پیش کرنے کا سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔

مدینۃ الرسول ﷺ محبانِ رسالت کی نظر میں

مدینہ منورہ اس ذات والاصفات کا مقامِ آرام گاہ ہے۔ جس کا نام محمد ﷺ ہے۔ نسلِ آدم کی پیشانی پہ عزت وتکریم کا درخشندہ اعزاز......اولادِ آدم کے ناموں میں سب سے ممیّز......سب سے مکرم......سب سے معزز......سب سے پہلا......اورسب سے آخری ......وہ نام جسے اللہ کے بعد تمام اعلیٰ اعزاز حاصل ہیں۔ وہ نام جس کی نسبت سے اولادِ آدم کی تمام معصیت، نافرمانیوں، گناہوں، اور بداعمالیوں پہ جلال الٰہی کی نگاہ عفوودرگزر میں بدل جاتی ہے۔ وہ اسم جو ایسے علم کا مظہر ہے جو انسان کی گمراہ عقل کو زندگی اور موت کی ''حقیقت'' کا آئینہ دکھا کر اسے فراق ووصال کے سفر کے اصل مقصد کی خبر دیتا ہے۔ اپنے زورِ بیاں کے شور سے نہیں بلکہ اپنے عمل ''اسوۂ حسنہ'' کی نرم ومحبت بھری آواز میں کہتا ہے۔ رنگ وبو کے دھوکے میں مبتلا، آوارہ وادیوں کے اندھیروں میں بھٹکنے والے انسان !تو لاوارث نہیں تو حرفِ غلط نہیں۔ تیرا مالک بلاشرکت غیرے بڑا عظیم ہے۔ وہ تیرا خالق ہے۔ وہ تیرا رازق ہے۔ جہالت نے تجھے رسواکن زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ انہیں توڑ پھینک! تو نے اپنے مالک سے تعلق توڑ کر احسان فراموشی اور عہد شکنی کے ذلیل طوق اپنے گلے میں ڈال رکھے ہیں۔ انہیں اتار پھینک! تیرا لباس عزت ہے، شرف ہے، تکریم ہے، اپنی عزت کا احساس کر۔ کائنات کی ہر چیز تیرے مالک نے تیری خادم بنائی ہے۔ یہ چاند، ستارے، زمین میں مدفون خزانے، فضاؤں میں برقی قوتیں،

ثوابت اور سیار سب تیرے خادم ہیں، اور تو اشرف المخلوقات۔

لیکن اس شرف کی بقا اور ارتقاء کا انحصار صرف اس نام کے مالک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت میں مضمر ہے۔ آسمانی مخلوق اور ارضی مخلوق میں سب سے زیادہ تعریف کیا گیا یہ نام محمد ﷺ۔ اس روحانی اور مادی ارتقاء کی ضامن حکمت کی لازوال علامت ہے جو انسان کو اکرامِ نفس اور اعرافِ نفس سے شرفیاب کرتی ہے۔ جو دوسروں کی عزت اور احترام کرنے کی صفت سے موصوف کرتی ہے۔ اگر کوئی مادی یا جسمانی طاقت کے احساسِ برتری کے طاعون میں مبتلا ہے۔ تو اسے آدمیت کی نعمت سے نوازتی ہے۔ اگر کوئی احساسِ کمتری کے اعصاب شکن عوارض میں مبتلا ہے۔ تو اسے توانائی اور تندرستی عطا کرتی ہے۔

یہ وہ عظیم نام ہے۔ (علیہ التحیات والسلام) جس کے اعمال اور ارشاداتِ عالیہ صفحہ ہستی پہ اخلاقِ حسنہ کے وہ بقعہِ نور شہر ہیں جن کی روشنی جس انسان کے دل میں اتر جائے۔ وہ انسانی شرف کے اوج کو پہنچا، جس قوم کی عقل نے اس سے رہنمائی حاصل کی وہ عزت و وقار کی نعمتوں کو پا گیا۔ زمین کے جس خطے نے اس کی روشنی کو قبول کرلیا۔ وہاں رحمت اور برکت کے باغ لہلہانے لگے۔ امن وسکون، محبت وشفقت، اخلاص، مساوات اور باہمی ہمدردی کے پھول کھلنے لگے۔ لیکن ...... روشنی میں لپٹے ہوئے اندھیرے اتنے ہو گئے ہیں کہ ان کو چیر کر گزرنے والی بصیرت، محبت اور خلوص کی متقاضی ہے۔

مدینہ منورہ کی خاک پاک کا ہر ذرہ قابلِ صد احترام ہے۔ یہاں کے محلے، گلیاں، فضائیں، ہوائیں آج بھی اپنے سینوں میں صحابہ کرام، اہل بیت، شہدا، غازی، مجاہد، متقی، صالح، اصحاب سلف کے ایمان افروز سانسوں کی خوشبو سمیٹے ہوئے ہیں۔

مدینہ منورہ سلام! صد سلام اس کے ذروں پر، اس کے مکینوں پر، اس کے چرند پرند پر، حجر و شجر پر سلام!

بظاہر مدینہ منورہ میں کافی تبدیلیاں ہوگئی ہیں لیکن صورتوں کے بدلنے سے حقائق نہیں بدلتے۔ انسان کی عقل اپنی دریافتوں میں تغیر و تبدل پا سکتی ہے لیکن اللہ کی عظمتوں، اس کے رسول ﷺ کی رحمتوں اور برکتوں میں کبھی نہ ہی کمی ہو سکتی ہے اور نہ ہی زوال آ سکتا ہے۔

مدینۃ الرسول ﷺ وہ دیارِ مکرم ہے۔ جہاں ایک ایسی محبوب ہستی آرام فرما ہے۔ جس نے خود فرمایا۔

لن یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہٖ

جب رسول کی محبت معیارِ ایمان ٹھہری تو دارِ رسول ﷺ محبوب کیوں نہ ہو؟ یہ ہر مسلمان کے دل کی دھڑکن کیسے نہ ہو؟ ہر مومن کی آنکھ اس ارضِ مقدس کا جمال دیکھنے کی مشتاق کیوں نہ ہو؟

رسول مکرم ﷺ کے فداکاروں نے اس شہر کو جس انداز سے یاد کیا، جس جس نگاہ سے دیکھا، جن جن ناموں سے موسوم کیا، اسے ان ہی میں سے بعض نے دائیں ہاتھ کی مدد سے محفوظ کر لیا۔ ذیل میں وہ تمام اسمائے مدینہ محمد ...... سعید زفزدار ...... کی تعارف مدینہ منورہ پر لکھی گئی کتاب ''ذخائرِ مدینۃ المنورہ'' سے نقل کیے جا رہے ہیں۔ نام ان کے نقل کردہ اور ترجمانی اس حقیر کے قلم سے ہے:-

(۱) " ارض اللّٰہ " اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

" اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُھَا جِرُوْا فِیْھَا " (نساء : ۹۷)

(طاغوتی طاقتوں کو اپنے ایمان و اعمال کے درمیان دیوار کا بہانہ بنانے والو) کیا اللہ کی زمین اتنی وسیع نہ تھی کہ تم اس کی طرف ہجرت کر جاتے! جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کے ساتھ مکہ سے اس لئے ہجرت کی کہ عباداتِ الٰہیہ میں قریشی مخالفت

حائل تھی۔ انہوں نے عملی طور پر تمہاری راہنمائی کرتے ہوئے تمہیں بتایا کہ ایسے حالات میں جسم و جان کی حفاظت کے لئے نہیں بلکہ اتباعِ رسول ﷺ (جو آئین الٰہیہ کے ترجمان ہیں) کو مقصود بنا کر کسی ایسی جگہ چلے جاؤ، جہاں تم اپنے اعمالِ حسنہ کے حُسن کو اتنا دوبالا کر سکو کہ لوگ خود بخود اس سے متاثر ہو کر اپنی زندگی کے صحیح مقصد کی طرف مائل ہو جائیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ شہر... اللہ کی وہ زمین ہے جو مثالی ہے۔ اس کا دوسرا نام اسی لئے:-

(۲) " ارض الھجرہ " (ہجرت کی سرزمین) رکھا گیا تا کہ اس کا نام سنتے ہی، اس کی یاد آتے ہی، ایک مسلمان پر اگر زندگی اجیرن کر دی جائے، اسلام پر اعلان اور عمل اس کے لیے دشوار بنا دیا جائے تو وہ اس طریقِ نجات کو اختیار کر سکے۔

(۳)" اکالۃ البلدان " رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" أمرت بقریة تاکل القریٰ "(بخاری و مسلم)

مجھے اس بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا ہے جو بستیوں کو کھا جاتی ہے۔

اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تمام شہروں کے مقابلہ میں جلال و جمال کے اعتبار سے ممیّز اور بلند فرمایا ہے۔ اسی طرح تمام بستیاں، اس بستی کے مقابلہ میں پست کر دی گئی۔

(۴)" اکالۃالقریٰ " یعنی یہ بستی اپنے محاسن کے اعتبار سے دوسری بستیوں پر غالب ہے۔

(۵)" الایمان " اللہ تعالیٰ نے انصار کے اعمالِ حسنہ کی تائید میں فرمایا

" وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ "(حشر:۹)

''اور وہ لوگ جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ میں) اور ایمان میں ان سے پہلے

جگہ بنالی ہے، اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔"

انصار کی ان خصوصیات کو ایمان پرور گھر کی دائمی علامت قرار دیتے ہوئے مدینہ منورہ کو اس نام سے نوازا گیا۔

(٦) " البارۃ والبرۃ " یہ شہر نیکیوں اور بھلائیوں کا وہ مرکز ہے۔ جس سے نیکیوں اور اعمالِ حسنہ کی نورانی شعاعیں ابھریں اور پھر تمام دنیا کے اندھیرے دلوں کو منور کر گئیں۔

(٧۔٨)" البحرۃ اور والبحیرۃ " یوں کہہ لیجئے کی مدینہ منورہ ایک گہری جھیل ہے جس سے حُسنِ اعمال کے لطیف بخارات آسمان کی بلندیوں کی طرف اڑتے اور پھر بادلوں کی صورت میں تمام روئے زمین پر اپنی برکات برسا رہے ہیں۔

(٩۔١٠) " البلاط " یہ وہ شہرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی راہ، جس کا فرش، مرمریں فرش کی طرح ہموار ہے۔ جس پر چلنے والے کو ٹھوکر کھانے کا مطلق امکان نہیں۔

(١١) " البلد " یہ شہر بستیوں کا سردار ہے۔ عربی لغت میں "البلد" بستیوں کی صدر بستی کو کہا جاتا ہے۔

(١٢)" بیت الرسول " اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

" کَمَا اَخرَجَکَ رَبُّکَ مِنم بَیتِکَ بِالُحَقِّ " (انفال ٥)

مفسرین اس آیہ کریمہ میں بیت سے مراد، مدینہ منورہ ہی لیتے ہیں۔ کیونکہ اسی میں آپ ﷺ ہجرت کے بعد مکین رہے۔

(١٣۔١٤)" تندد اور تندر " یہ دونوں نام بھی وفاءالوفا (سمہودی) میں مذکور ہیں۔ بجلی کی طرح کڑک کر کفر کو مرعوب کرنے والا شہر۔

(١٥) " الجابرۃ " رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

" المدینه عشرة اسماء سمیت به لانها تجیر الکبر، وتغنی الفقیر و تجیر علی الازعان لمطا لته برکا تها، وشهوداً یا تها و جبرت البلدا علی الاسلام "

"مدینہ منورہ کے دس ناموں میں سے ایک نام یہ بھی ہے اور اس کے نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ برائیوں کی نیت سے جبر کرنے والوں کی طاقت کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ اور محتاجوں کو غنی بنا دیتا ہے اور شعورِ انسانی کو برکاتِ الٰہیہ کے افہام اور آیاتِ الٰہیہ کے مشاہدہ کی استعداد عطا کرتا ہے اور دوسرے شہروں کو اخلاقی طور پر اسلام کے اصولوں کو تسلیم کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

(۱۶)" جزیرة العرب " ابنِ عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے روایت ہے، میں آپؐ کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلا تو پلٹ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

" ان اللّٰه برّ أ هذه الجزیرة من الشرک "

"اللہ تعالےٰ نے اس جزیرے کو شرک سے پاک فرما دیا۔"

(۱۷) " الجنة الحصینة " غزوہ احد میں رسول ﷺ نے فرمایا!

" انا فی جنة الحصینة "میں مضبوط بازوؤں کی حفاظت میں ہوں۔

(۱۸) " الحبیبة " یہ شہر اللہ کے رسول ﷺ کے حبیب کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کے لیے آپؐ نے دعا کی:

" اللهم حبب الینا المدینة کحبنا مکة او اشد. "

یا اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت مکہ کی طرح ڈال دے یا اس سے بھی زیادہ۔
(صحیح مسلم)

(۱۹)" الحرم " حدیثِ نبوی ﷺ میں ہے۔

" انها حرم امن " یہ شہر حرمِ امن ہے۔

(۲۰) " حرم رسول الله "رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

" ومن اخاف اهل حرمی اخافه الله "(مسلم)

جس نے میرے اہلِ حرم کوڈرایا، اللہ تعالیٰ اسے خوف زدہ کریں گے۔

(۲۱)" الحسنه " مدینہ منورہ حسنات (نیکیوں کا منبع ہے) کا گھر ہے

(۲۲) " الخیّرة " انوار میں اتنا درخشاں کہ دیکھنے والے کی آنکھیں چندھیا جائیں۔

(۲۳) " الخیرة " لازوال بھلائیوں کا مرکز:۔

ارشادِرسول اللہ ﷺ ہے:

" والمدینة خیر ٌ لهم لو کانو یعلمون. "

(۲۴) " دارالابرار " نیک لوگوں کا گھر۔

(۲۵) " دارالاخیار " بھلائیاں بانٹنے والوں کا گھر۔

(۲۶) " دارالانصار " بھلائیوں کی امداد کرنے والوں کا گھر۔ پوری زمین پر اس واحد گروہِ انسانی کا شہر جنہوں نے اپنا مال، اولاد اور جان بارگاہِ رسالت اور اصحابِ محمد ﷺ کی خدمت میں پیش کر کے وہ اعزاز اپنے لیے حاصل کرلیا جو نہ دنیا میں کبھی پہلے کسی کو ملا اور نہ آئندہ کبھی کسی کو مل سکے گا۔

۲۷) " دارالا یمان " ایمان ویقین سے آباد گھر۔ حدیثِ نبوی ہے:

" الایمان بارز اِلی المدینة کاتارز الحیة الی حجرها."(مسلم)

''ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے بل میں آجاتا ہے۔''

(۲۸) " دارالسنه " وہ گھر جس میں رسول ﷺ کے اعمالِ حسنہ کی یادوں کا خزانہ ہے۔ صحیح بخاری میں ہے: عبدالرحمٰن نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا!

" حتّٰی تقدم المدینۃ فانھا دار لھجرۃ و السنّہ. "

(۲۹) " دارالسلامہ " وہ گھر جس میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔

(۳۰) " ذات الحجر، محفوظ چار دیواری والا شہر جہاں نیکیوں کو پناہ ملتی ہے۔

(۳۱) " الطابہ " قلبی مسرتیں بخشنے والا، گناہوں کی بدبو سے پاک وصاف۔

رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا

" اِنَّ اللّٰہ سمی المدینہ طابہ " (صحیح مسلم، باب فضل المدینہ)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس شہر کا نام طابہ رکھا ہے۔''

(۳۲) " الطیبہ " اخلاقِ حسنہ سے معطر شہر۔

(۳۳) " ذات الحرار " رگوں میں اعمال حسنہ کے لئے لہو گرم رکھنے والے مردانِ حُر کا شہر۔

(۳۴) " ذات النخل " سرسبز و شاداب درختوں کا شہر۔ حدیث میں ہے۔

" اریت دارھجرتی ذات نخل و حرۃٍ. "

(۳۵) " السلقۃ " فتح و کامرانی کا مرکز شہر۔ یہ نام تورات میں مذکور ہے۔

(۳۶) " سیدۃ البدان " شہروں کا سردار شہر۔

(۳۷) " الشافیہ " انسان کو روحانی اور جسمانی بیماریوں سے شفا بخشنے والا۔

(۳۸) " ظِبابا " مستطیل قطعۂ زمین۔

(۳۹) " العاصمہ " قدیم امن بخش شہر جہاں موسیٰ علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام کے لشکر مقیم ہوئے اور رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا۔

" لا ید خلھا الدجال و لاطاعون "

اس شہر میں دجال اور طاعون کا گزر نہیں ہو سکے گا۔

(۴۰) " العذراء " قدیم ظالم وجابر لوگوں کے غلبوں کو کالعدم قرار دے کر امن و سلامتی کا آزاد شہر۔

(۴۱)" العرّاء " بغیر کوہان کے اونٹنی کی طرح خوشنما۔

(۴۲) " الغرّاء " گھوڑے کی پیشانی پہ سفیدی، ہر چیز کا ابتدائی اور معظم حصہ، صبح کی وہ روشنی جو سورج کے آغازِ سفر پہ نظر آتی ہے۔ سفید اور وجیہہ چہرہ کے انسانوں کی بستی۔

(۴۳) " العروض " مدینہ منورہ کو عرض کا نام اس لئے دیا گیا کہ نجد کی تمام بستیاں خطِ مستقیم کی طرح طول میں اور مدینہ منورہ ان کے کنارہ پہ واقع ہے۔

(۴۴) " الغالبة " وہ بستی جو اپنے محاسن کے ساتھ دنیا کی تمام بستیوں پر فوقیت یا غلبہ پائے ہوئے ہے۔

(۴۵) " الفاضحه " خالص اوصافِ انسانیت بخشنے والی جس میں کسی قسم کا کھوٹ نہ رہ جائے۔

(۴۶) " القاصمه " بدارادہ لوگوں کی کمر توڑ دینے والا شہر۔

(۴۷) " قبة الاسلام " حدیثِ بنوی ﷺ ہے۔

" المدينة قبة الاسلام "

(۴۸) " قرية الرسول الله ﷺ " اللہ کے رسول ﷺ کی بستی

(۴۹) " قلب الايمان " مدینہ منورہ ایمان کا دل ہے۔

(۵۰) " المومنه " ایمان والی اور امن والی سرزمین۔

(۵۱) " المباركه " ان تمام برکات سے لبریز شہر جو رسول اللہ ﷺ نے بارگاہ معطی و مغنی سے مانگی تھیں۔ مثلاً

" اللّٰھم بارک لھم فی مدھم و صاعھم. "

اے اللہ ان کے مد اور صاع کے پیمانوں میں برکت عطا کر۔ (مسلم)

(۵۲) " المبوئة الحلال و الحرام " حلال پر عمل کس طرح کیا جاتا ہے۔ حرام سے کس طرح بچا جاتا ہے اور پھر ان اصولوں کو کس طرح معاشرہ میں مستحکم کیا جاتا ہے۔ اس کی مثالوں سے بھرپور۔

(۵۳) " مبین الحرام و الحلال " حلال کسے کہا جاتا ہے، حرام کا مفہوم کیا ہے۔ اس کی وضاحتوں کا مثالی شہر۔

(۵۴) " المحبه " اسلام کے قدیم زمانے میں اس شہر کو اس نام سے پکارا جاتا تھا۔ گویا یہ شہر محبتوں کا شہر ہے۔

(۵۵) " المجبه "(۵۶)" المحبوبه " جہاں اللہ کی محبت......اس کے رسول ﷺ کی محبت......اچھے اعمال کی محبت ہے، انسانوں کے آپس کے رشتوں کی محبت ہے۔ یہاں کی فضاؤں میں محبت ہی محبت ہے۔

(۵۷) " المحبورة " اس شہر اور حدودِ حرم کی زمین سے اگنے والے ثمرات اور نعمتیں دنیا کے تمام ارضی ثمرات سے افضل ہیں۔

(۵۸) " المحرمة " قابلِ احترام شہر۔

(۵۸) " المحفوظة " یہ شہر فساد سے مامون ہے۔

(۵۹) " المحفوفة " یہ شہر محفوظِ بلیات ہے۔

(۶۰) " المختارة " یہ شہر استراحتِ رسول ﷺ کے لیے چن لیا گیا ہے۔

(۶۱)" مدخل الصدق " اس شہر میں رسول ﷺ نے سچے اور سچائی کے اجالوں کی مانگ بھرتے ہوئے قدم بڑھائے۔

(٦٢) " المرحومة" رحیم وکریم اللہ کی رحمتوں کا گہوارہ۔

(٦٣) " المرزوقه " حسی اور معنوی تمام رزق سے فیضیاب۔

(٦٤) "المسكينة " جہاں تمکنتِ اسلام مکین ہے۔

(٦٥) " المسلمه " سلامتی ہی سلامتی۔

(٦٦) "مضجع الرسول ﷺ "استراحت گاہِ رسول اللہ ﷺ

(٦٧) " المطيبة" خوشبوؤں سے معطر، پاکیزگی کا مرکز۔

(٦٨) " المقدسه " بہت پاکیزہ۔

(٦٩) " المقر " جہاں رسولِ اکرم ﷺ کا مستقر ہے۔

(٧٠) " الموفيه " وفاؤں کا منبع، اسلام سے عہدِ وفا پورا کرنے والوں کا شہر۔

(٧١) " الناحيه " نجات کا شہر۔

(٧٢) " المسكينه" رسولِ پاک ﷺ کی دعا ہے:

" اللهم احينى مسكيناً وامتنى مسكينا، واحشرنى فى زمرةِ المساكين. "

ترجمہ: اور آپ نے فرمایا تھا میرا جینا، مرنا انصارِ مدینہ کے ساتھ ہے۔ لہذا یہ شہر متواضع وخاشع لوگوں کا شہر ہے۔

(٧٣) " مُهاجر الرسول " ہجرت گاہِ رسول اللہ ﷺ

(٧٤) " يثرب " مدینہ کا قدیم نام: جیسا کہ حدیث ہے:

کہ مجھے حکم دیا گیا ہے اس بستی کی طرف ہجرت کا جو بستیوں کو کھا جاتی ہے اور لوگ اسے یثرب کہتے ہیں۔ اور وہ یہی مدینہ ہے۔(الصحيحين)

(٧٥) " بلدالرسول " شہرِ رسول اللہ ﷺ:

عمر رضی اللہ عنہ اکثر یہ دعا کرتے:

" اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک، واجعل موتی فی بلدِ رسولک. " (صحیح بخاری۔ موطا امام مالک، رزین العبدری)

''اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا کر اور مجھے بلدِ رسول میں موت دے''۔

ان اسماء کی وجہ تسمیہ رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے سانسوں سے بے خار پھولوں کی پھلواریوں کی وہ لازوال خوشبو ہے۔ جو اس وقت سے آج تک زمین و آسمان کی وسعتوں، مشرق، مغرب، شمال اور جنوب کی آخری حدوں تک سمونے کے باوجود، اور صدیوں کا لمبا سفر طے کرنے کے بعد بھی اتنی ہی تر و تازہ اور شگفتہ ہے۔ جیسے توحید و رسالت کی پھلواری میں ابھی ابھی یہ پھول کھلا ہو۔ ہاں تنگ نظر، جھوٹی انا، تکبر، رنگ، نسل، زبان اور علاقائی تعصب کے مریض، قدیم و جدید کے فریب میں مبتلا دل اس وقت بھی اس خوشبو کے مسرت افزا اثرات سے محروم تھے اور آج بھی ہیں۔

زمانہ ایک حیات ایک، کائنات بھی ایک
دلیلِ کم نظری، قصّہ جدید و قدیم

(اقبال)

البقیع

نوٹ:- زیرِ نظر مضمون کی تیاری محمد سعید زفزدار کی کتاب '' ذخائر مدینۃ المنورہ'' سے کی گئی ہے۔ لہذا تحقیق کے لیے اسی کی طرف رجوع کیا جائے ۔اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کیے گئے ارشادات سند کے لحاظ سے کیسے ہیں ان کا مرتبہ کو علم نہیں (ازمرتبہ)

مسجدِ نبوی ﷺ سے جنوب کی طرف جاتی ہوئی سڑک پر چند قدم چلنے کے بعد تقریباً 9 فٹ دیوار کا احاطہ نظر آئے گا۔ جس کی لمبائی 150 میٹر اور چوڑائی 100 میٹر ہے۔ اس کے بڑے دروازے کی پیشانی پر ایک پتھر پہ کندہ نظر آئے گا۔

'' ھؤلاء بقیع شریف ''

رسول اللہ ﷺ کی لختِ جگر، آنکھوں کی ٹھنڈک، بیٹیاں......ازواجِ مطہرات، بھا ئی، دوست، جاں نثار، معیارِ وفا، معیارِ صداقت، معیارِ شرافت، غرض رشتوں کے تعلق کے علاوہ اعلیٰ وارفع بہترین اعمال سے مزّین ہستیوں کے مقدس اجسام کی امین۔ رقبہ کے لحاظ سے تھوڑی سی زمین۔

ہزار ہا صحابہ کرام وصحابیات کی آرام گاہ '' جنت البقیع ''

الفاظ میں اتنی قدرت کہاں کہ ان کی عظمتوں اور برکتوں کا احاطہ کرسکیں۔ مگر اس نا مکمل سے تعارف کے بعد تھوڑا سا تفکر۔

o ان میں سے ہر ایک کو جھوٹ سے نفرت تھی۔

- ہر ایک کو سچائی اپنی جان سے پیاری تھی۔
- ہر ایک کو اللہ اور اس کے رسولِ برحق ﷺ سے والہانہ محبت تھی۔
- ہر ایک کو موت کے بعد کی زندگی کا یقین تھا۔
- ہر ایک کو وحدہٗ لاشریک کے مختارِ مطلق ہونے کا یقین تھا۔
- ہر ایک صرف انہیں عادتوں کو مقصدِ حیات سمجھتا تھا جس کا درس انہیں رسولِ اکرم ﷺ

کے اعمال و اقوال سے ملا۔ اخوت، مساوات، قناعت، صبر، شجاعت، عدالت، عفت، حکمت، علم، عمل، اور یقین کا وہی معیار ان کی زندگی تھی۔ جس پر اللہ جل شانہٗ اور ان کے منتخب قائدِ اوّل و آخر انسانیت کی روح، انسانیت کی معراج، انسانیت کے معلم، تربیت کنندہ، موت کے بعد کی زندگی کے شاہد۔ اللہ کے نظامِ قیام و تدبیر کے عینی گواہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مہرِ تصدیق ثبت ہے۔

اس لیے ضروری ہے:

قدم اس دروازے کے اندر رکھنے سے پہلے ہم ندامت اور اپنی کم عملی اور کمزور ترین یقین اور اعتراف کے ندامت بھرے آنسوؤں سے اپنی نیت کو سچا بنالیں۔ اپنے جسم، اور نگاہ کو پاک کرلیں۔ ہوسکتا ہے دل کی نگاہ کو وہ روشنی مل جائے جو ان کو چھونے کے بعد ہمیں ان اعمال کی شرافت نصیب ہوجائے جو قیامت کے دن شفیعِ محشر ﷺ کے محبوبِ نظر ہوں۔

اب آیئے اندر چلیں۔

اسی انداز سے جس انداز سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کی یہاں پندرھویں شب کو تشریف لائے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے اسے یوں بیان کیا ہے۔

" ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خرج الی المقبرۃ فقال : السلام علیکم دار قوم مومنین . و اِنّاَ ان شآء اللّٰہ بکم للا حقون

" انتم سلفنا و نحن بالاثر یغفر اللّٰہ لنا ۔ ولکم و رحم اللّٰہ المتقدمین منکم و المتاخرین. اللّٰھم لا تحرمنا اجر ھم و لا تفتنا بعد ھم و اغفر لا ھل بقیع غرقد "

جب رسولِ اکرم ﷺ جنت البقیع میں داخل ہوتے تو فرماتے: السّلام علیکم مومنین کی بستی پر اللہ کی سلامتی ہو اور ہم، اللہ نے چاہا تو تم سے ملاقات کرنے ہی والے ہیں۔

لہٰذا آپ بھی سب سے پہلے انہیں کلمات "سلام" سے آغاز کیجئے۔

اور اب نگاہ اور قدم کا رُخ دائیں جانب کیجئے۔ جہاں سب سے پہلے جس جسمِ اطہر کو سپردِ خاک کیا گیا۔ ان کا نام تھا۔

" عثمان بن مظعون "اس وقت محمد علی بن الحنیفہ کا گھر یہاں ہوتا تھا۔ اس کے قریب۔ اس کے بعد!

" ابراھیم ابن رسول اللّٰہ ﷺ " ابنِ زبالہ قدامہ بن موسیٰ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

" فَلَمّاَ تو فی ابنه ابراهیم قالو ایا رسول اللّٰه . أین نحفر له."

" قال عند فرطنا عثمان بن مظعون. "

اور جب رسول ﷺ کے (لختِ جگر) ابراہیم علیہ السلام وفات پا گئے تو پوچھا گیا۔ ان کو کہاں دفن کیا جائے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

ہمارے پیش سامان ___ عثمان بن مظعون کے پہلو میں۔

رقیہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

ابنِ عباس رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں۔

" فلما فاتت بنت رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقال الحقی بسلفناعثمان بن مظعونؓ "

جب آپؐ کی بیٹی وفات پا گئیں تو ان کے بارے میں فرمایا۔ اسے عثمان بن مظعون کے پاس ہی دفن کردو۔

قبر فاطمہ بنت اسد:

ابنِ شیبۃ نے جابر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے۔

''ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ مجلس میں موجود تھے۔ جب ایک شخص نے آ کر خبر دی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ علی، جعفر اور عقیل کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔

تو رسول رحمت ﷺ نے فرمایا: میری والدہ کے احترام میں اٹھ جاؤ۔

ہم سب اُٹھ گئے، اس کے بعد ہم سب دارِ وفات پہ پہنچے۔ آپؐ نے اپنی قمیض پھاڑ کر اُسی کا ایک ٹکڑا دیتے ہوئے فرمایا۔ '' غسل کے بعد، ان کے کفن میں رکھ دیا جائے۔''اس کے بعد جنازہ چلا تو آپ ﷺ نے اسے دو بار دائیں طرف اور پھر دو بار بائیں طرف کندھا دیا۔اس کے بعد قبر کھودی گئی تو اللہ کا نام لے کر خود داخل ہوئے، قبر میں لیٹے اور پھر باہر آئے۔ اس کے بعد امِ علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو لحد میں لٹایا گیا تو قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر فرمایا!

'' بہترین ماں اور بہترین مربّیہ! تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں! ''

صحابہ کرام نے جب حیرت سے قمیض پھاڑ کر کفن میں رکھنے اور خود قبر میں اُترنے اور لیٹنے کی حکمت کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا۔

'' قمیض کا ٹکڑا اس لیے کہ انہیں جہنم کی آگ سے بچائے اور قبر میں لیٹنے کا مقصد یہ تھا

کہ اللہ تعالےٰ اس قبر کو وسعت دے دیں۔''

اس کے علاوہ یہاں ہزاروں صحابہ کرام خوابیدہ ہیں، جن میں ہر ایک نے اپنے اعمال واقوال اور ایمان وایثار کی قابلِ حیرت تاریخیں چھوڑی ہیں۔

عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔
سعد بن ابی وقاصؓ۔
عبداللہ بن مسعودؓ
خنیس بن حذافہؓ۔
سعد بن زرارہؓ۔
سعد بن معاذؓ
نافع مولیٰ عبداللہ بن عمرؓ۔ (تابعی)
مالک بن انسؓ۔
ابی سفیان بن الحارثؓ۔
عقیل بن ابی طالبؓ
عبداللہ بن جعفر ذی الجناحینؓ۔

ازواجِ مطہرات رسولِ اکرم ﷺ:

اُمِ حبیبہؓ بنتِ ابوسفیان۔
اُمِ سلمہؓ۔
عائشہ صدیقہؓ۔
امِ المومینین حفصہؓ۔
اُمِ المومنین سودہؓ۔
زینب بنت جحشؓ
زینب بنت خزیمہؓ (ام المساکین)
جویریہؓ بنتِ الحارث
اُمِ المومنین صفیہؓ۔

اُمِ المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ''جنت المعلیٰ'' مکہ میں مدفون ہیں اور اُمِ المومنین میمونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ''سرف'' میں۔

بناتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

سیدہ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا:
سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا:

السلام علیکن یا بنا ت نبّی اللّٰہ ورحمۃ اللّٰہ و بر کاتہ'.

خلیفۃ المومنین عثمان بن عفانؓ:

السلام علیک یا ثالث الخلفاء الراشدین عثمان ذالنورین.

" السلام علیک یا مجھز جیش العسرۃ بالنفذوالعین، جامع القرآن بین الدفتین جزاک اللّٰہ عن امۃ رسول ﷺ. "

اللّٰھم ارض عنہ وارفع درجتہ' واکرم مقامہ و جزال ثوابہ . آمین۔

صفیہ بنت عبدالمطلب، عمۃ رسول ﷺ۔

عباس عمِ رسول ﷺ۔ — علی بن حسین زین العابدین

حسن بن علی رضی اللہ عنہ — محمد باقر۔

جعفر صادق۔ — اسمٰعیل بن جعفر صادق۔

شھداء الحرۃ رضی اللّٰہ تعالےٰ عنھم.

قبرِ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ' کی طرف سے آتے ہوئے دائیں طرف ایک احاطہ سا راقم نے بھی دیکھا ہے۔ یہاں شھدائُ الحرۃ.... مدفون ہیں۔

لیکن ان کے اسماء کی تفصیل کوشش کے باوجود نہیں ملی۔

السلام علیکم یا شھداء الحرہ، السلام علیکم یا صبرتم فنعم عقبی الدار یغفر اللّٰہ لنا ولکم. آمین!!

بقیع شریف رسول اکرم ﷺ کی نگاہِ اقدس میں کن عظمتوں کی حامل ہے۔ وہ بھی سن لیجئے۔ اُم قیس بنتِ محصن رضی اللہ تعالےٰ عنہا کہتی ہیں۔

آپ نے فرمایا۔

''قیامت کے دن ان مقابر میں سے ستّر ہزار نفوس اس طرح اٹھیں گے کہ ان کے چہرے سورج اور چاند (بدر) سے زیادہ روشن ہوں گے۔''

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

قیامت کے دن مقابر میں سے سب سے پہلے اٹھنے والوں میں رسول اللہ ﷺ، پھر ابوبکرؓ، پھر عمرؓ، پھر جنت البقیع میں مدفون اور پھر مکہ کے لوگ اٹھیں گے۔

آپؐ نے فرمایا!

''غرقد بقیع اور مقبرہ بعسقلان دونوں آسمان والوں کے لیے اس طرح نور افشاں ہیں جس طرح دنیا والوں کے لیے سورج اور چاند!''

ان ارشادات سے بقیع شریف، رسول اکرم ﷺ کی نظروں میں کتنا محبوب اور عظیم ہے۔ آپ خود اندازہ لگا لیجئے۔

www.KitaboSunnat.com

رحمت للعالمین ﷺ کی قائم کردہ چراگاہیں

محمد رسول اللہ ﷺ جس طرح اپنے ارشاداتِ عالیہ اور اعمالِ قدسیہ کے باہمی اتحاد اور تطابق کے معیار میں ماضی حال اور مستقبل کے تمام مصلحین کے مقابلہ میں بے داغ، بے مثل اور اعلیٰ ہیں...... جس طرح آپ ؐ کی تعلیم ، امن وسلامتی ، رحمت و برکت، اخوت و مساوات اور باہمی احترام کی مسرت انگیز بہاروں کی شگفتگی اپنے دامن میں سمیٹے اپنی تحریر وتقریر، فصاحت وبلاغت، افادیت اور جامعیت میں سب سے ممیز ہے ...... جس طرح آپ ؐ کے اعمالِ حسنہ کا پرتو انسانی برادری کو رنگ ونسل، زبان، طبقات اور علاقہ جات کی عصبیت وخصومت کی مہلک بیماریوں سے نجات دلانے میں تریاقِ منفرد ہے...... جس طرح آپ کی نگاہِ ادب آموزِ دانش وبینش روح و بدن کو باہمی اتحاد ورفاقت سے مہذبانہ زندگی کی خوش انجام منزلوں پہ گامزن کرنے کا بے مثال اثر رکھتی ہے، انسانی برادری کے تا قیامت زندگی کے تمام انفرادی اور اجتماعی مسائل کو اپنے پہلو میں سمیٹے آپ ؐ کی قانون ساز، حکمت وفراست، علم ودانش اپنی ابدی توانائی اور بلندی میں ایسی لازوال ودرخشاں کہ اس کے سامنے تمام دانشوروں کی حکمت وفراست، علم ودانش، بیمار اور لاغر ہے۔

اس طرح آپ کی منتخب زبان عربی بھی اپنی لغوی، معنوی، صوتی وسعتوں میں ایسی بے پایاں کہ دنیا کے تمام ماہرینِ لسانیات ورطۂ حیرت میں گم ہیں۔ اسی لئے یہ زبانوں کی شہ نشین زبان ''اُمّ اللسان'' کے اعزاز سے ملقب ہوئی۔ اظہارِ حقیقت کو کوئی لاکھ

اندھی عقیدت کہے، حق گو زبان ہر لمحہ ہر دور میں اپنا عمل جاری رکھے ہوئے ہے اور تا قیامت جاری رکھے گی۔ انشاءاللہ۔

دیکھئے ایک اعراب یا حرف کے اسقاط، ادغام، تشدید سے آواز کے ساتھ معنوی تبدیلی کی ایک معمولی مثال:

1 اَلحُمیّٰ، 2 الَحُمِی، 3 الّحِمیُ، 4 الحِمیٰ،

5 الحماء، 6 حمیٰ، 7 حَمِیَ.

(۱) بخار (۲) وہ شخص جو کسی کا ظلم برداشت نہ کرے۔

(۳) میرا گوشت۔ (۴) چراگاہ (۵) بچائی ہوئی چیز

(۶) پانی میں ملا ہوا کیچڑ۔ (۷) حمایت حاصل کرنے والا۔

پیشِ نظر لسانیات کا تقابل نہیں۔ مقصود اس لفظ کی معنویت عرض کرنا ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ نے تعین فرمائی۔ اس سے قبل تو الحمیٰ کے معنی ہر سبزہ زار یا چراگاہ تھی لیکن رسولِ اکرم ﷺ نے اسے مخصوص معنویت دے کر امتِ مسلمہ کو اس کارِ خیر کی رغبت دلائی۔ اس کی '' ح '' مکسور ہے۔ صوتی لحاظ سے یوں ہوگا۔ الحِما '' حَمیان '' اس کی جمع ہوگی۔

اس کے ساتھ ہی اس کی ملکیت اور مقصد کا تعین ان الفاظ میں فرمایا۔

عن صعب بن جثامه'' لاَ حِمِیَ الا اللّٰه. '' (ابی داؤد بسند حسن)

چراگاہوں کا اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں۔

نیز فرمایا:۔ چراگاہ پر اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کے سوا کسی کا حق نہیں۔

مدینہ کی مشہور چراگاہیں مندرجہ ذیل ہیں:

(حمیان)(1) حمی ضریہ، (2) حمیٰ ضریہ (نجد میں) اور بقول معجم (3) حمیٰ

فید، (4) حمیٰ ذی الشری، (5) حمیٰ النقیع۔

اوراب ان کا تعارف۔

حمیٰ النَقیع:

ن پر زیر، قاف کے نیچے زیر، صحیح کے وزن پر نقیع اس جگہ کو کہا جاتا ہے جہاں پانی کی بہتات ہو، یہ نام اسی مناسبت کی وجہ سے ہے۔ مدینہ منورہ سے تقریباً 20 فرسخ پہ یہ جگہ واقع ہے۔ وادی عقیق کے درمیان، جس کے چاروں طرف پہاڑ ہیں اور درمیان میں یہ زرخیز ہموار زمین ہے۔رسولِ اکرم ﷺ نے سب سے پہلے جس چراگاہ کو اپنانے کا شرف بخشا وہ یہی چراگاہ نقیع ہے۔ آپ نے فرمایا!

" احماہ لخیل المسلمین و رکابھم "

''یہ چراگاہیں گھوڑوں اوران کے سواروں کے لیے مخصوص ہیں۔''

اس کی جغرافیائی حدود کا تعین رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا!

ایک دن صبح کی نماز کے بعد ایک انتہائی بلند آواز شخص کو بلایا گیا۔ وہ شخص کھجور کے تنے کی بلندی پر پہنچا۔ اور اپنی آواز کی انتہاء تک آواز دی۔ یہ آواز جن حدود تک سنائی دی اس حدود کو چراگاہ کی چاردیواری قرار دیا گیا۔

اس میں سبزیاں، پھول اور جنگلی قسم کے درخت بوئے گئے، جن میں گلِ لالہ (شقراء)، بیری (سدر)، سیال، کانٹے دار سفید دراز قد درخت، غرف (اس کے پتوں سے چمڑا رنگا جاتا ہے)، سلم، کیکر، کھجور، جو، گیہوں غرض اس کے مختلف حصوں میں درخت اور سبزیاں لگائی گئیں اور پھر یہ خطہ اس قدر پھلا پھولا کہ اس میں گھوڑ سوار داخل ہو جائے تو نظر نہیں آتا تھا۔

حمٰی الربذہ:

رسول ﷺ نے فرمایا ! کہ یہ چراگاہ اونٹوں کے لئے صدقہ ہے۔

" حمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الر بذۃ لا بل صد قہ "

(طبرانی برجال صحیح عن ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما)

نبی ﷺ کی چراگاہ الربذہ اونٹوں کے لئے صدقہ ہے۔

چراگاہ ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ:

ابوبکر صدیقؓ نے رسول ﷺ کے وصال کے بعد اس چراگاہ کی انہیں اصولوں کے ساتھ نگہداشت فرمائی بلکہ مزید اضافہ فرمایا۔

چراگاہ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ:

اسی طرح عمر فاروقؓ نے بھی سنتِ رسول ﷺ کو جاری رکھتے ہوئے اس میں اضافہ فرمایا۔ اس کے بعد عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے بھی ایسا ہی کیا۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ کے دارالخلافہ بدلنے کے سبب ذاتی نگہداشت تو نہ کر سکے لیکن ان کی نگہداشت کا حکم جاری رہا۔

چراگاہ الشرف:

بنی آکل المرار کی منازل میں "الشرف، ربذہ اور حمٰی الایمن" کے نام سے چراگاہیں تاریخوں میں مذکور ہیں۔ یہ مقام سریر کے درمیان حدِ فاصل سمجھی جاتی ہے۔

چراگاہ ربذہ:

مدینہ منورہ سے پیدل تین دن کی مسافت پر ایک مقام " محدؔ " کے نام سے مشہور ہے۔ چراگاہ ربذہ کا اصل مقام یہی جگہ بتائی جاتی ہے۔ اس جگہ مسجد اور کنواں

ابی ذر غفاریؓ کے نام سے منسوب ہے۔ ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ " ربذہ اونٹوں کے لیے صدقہ ہے۔" (طبرانی، برجال صحیح)

چراگاہ ضریہ:

مکہ مکرمہ سے پیدل گیارہ دن کی مسافت کے بعد بصرہ جاتے ہوئے ایک مقام "ضریہ " کہلاتا ہے۔ ھلوان بن عمران بن الحاف بن قضاحہ کی والدہ کا نام " ضریہ بنت نزاد" تھا۔ لہٰذا یہ چراگاہ انہی کے نام سے منسوب ہوئی۔

چراگاہ فید:

ارضِ نبی سعد کی طرف جاتے ہوئے راستے میں " جبل احمر" سے گیارہ میل کے فاصلہ پہ واقع ہے۔

چراگاہ رخیمہ اور دوسری چراگاہیں:

یہیں پہ چراگاہ رخیمہ، افعی، وراقہ، غیر، جنجاثہ، الضباب واقع ہیں۔ اور منیٰ کے قریب جبلِ قارم کے دامن میں قادمہ ہے۔

یہ ہیں وہ چند نام جو ہمیں سمہودی رحمہ اللہ کی کتاب وفاء الوفا میں حوالہ جات کے ساتھ ملے۔ لیکن اس موضوع کی وضاحت اور عمل کی قومی افادیت کی فصیل بہت طویل ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلی تو یہ ہے کہ چراگاہوں کی زمین رسول اکرم ﷺ نے کسی سے جبراً نہیں لی۔ بلکہ یہ وہ تمام مقامات ہیں جن کی افادیت سے مسلمان بحیثیت مجموعی اقتصادی اور معاشی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور جن کی بنیاد رحمت للعالمینؐ نے رکھی۔ جو کسی کی ملکیت ہی نہیں تھے۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ غذا سے تعلق رکھنے والی اجناس گندم، جو اور دالیں وغیرہ ہوتی

تھیں۔ پھلوں میں کیلے، کھجوریں، جو کئی اقسام کی ہیں، اپنی غذائیت کے اعتبار سے غیر معمولی اوصاف رکھتی ہیں اور جو اس وقت کی مرغوب غذا تھی۔ جانوروں کے لئے ببول، بیریاں اور دوسرے درختوں کا حصہ مخصوص کیا جاتا۔ جڑی بوٹیوں میں سناء مکی، بسان اور بہت سی مفید سبزیاں۔ صنعت میں کام آنے والے چمڑے کو (جن کے پتوں سے) رنگ دیا جاتا تھا۔ یہ سب ان چراگاہوں میں موجود تھے۔ اوران چراگاہوں میں پیدا ہونے والی غذائیں، پھل، چارہ اور دوسری اقسام سب ان لوگوں میں تقسیم ہوتے جنہیں استفادہ کرنے کا حق ہوتا، جو نادار اور کمزور لوگ تھے۔ اس عظیم اقتصادی اور معاشی کارِ خیر کو نہ معلوم وقت کے کس موڑ اور کس ہاتھ نے بند کر دیا۔

غور فرمایئے! " الحمٰی للّٰہ و رسولہ "

چراگاہوں کے مالک صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہیں۔

جب بھی حِمٰی کے بارے میں کچھ فرمایا تو اس میں ذاتی اسمائے مبارک میں کسی نام مبارک کو استعمال نہیں فرمایا۔ ہر جگہ یہی فرمایا کہ مالک اللہ تعالیٰ ہے اور کئی جگہ فرمایا۔

" ان چراگاہوں سے فائدہ اٹھانے کا حق صرف مسلمانوں کو ہے" (جس کا کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا تھا")

جس طرح آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک پودا لگانا بھی صدقہ ہے۔ سرائے تعمیر کرنا بھی صدقہ ہے۔ اسی طرح چراگاہوں کو ان مقاصد نبویہ کی روشنی میں اگر آج قائم کیا جائے تو یہ عمل نادار لوگوں کے لئے کتنا مفید ثابت ہوسکتا ہے اور سنتِ رسول ﷺ کے اجراء کا ثواب اس پہ مضاف ہوگا۔

حرمین کی مساجد

وفاء الوفاء...... کے مولف'' السمہودی '' نے مدینہ منورہ اور مکہ و مدینہ کے درمیان راستوں پر جو مساجد ہیں، آباد یا ں...... گری پڑی حالت میں...... ان سب کا ذکر کیا ہے...... جن میں وہ عام طور پر ابنِ زبالہ کے حوالے سے روایات بیان کرتے ہیں۔ اردو میں یہ مقالہ مرتب کرتے وقت مؤلف غفر اللہ لہٗ نے انہیں کے الفاظ...... اور انداز کی پیروی کی...... البتہ موضوع کو اختیار کرتے ہوئے صرف متعلقہ مساجد کی نشاندہی...... یا مختصر سی معلومات پر ہی اکتفا کیا...... ان کتب کی روایات ضعیف ہیں یا ثقہ یہ معلوم نہیں ہوسکا۔ البتہ جس کے بارے میں مؤلفہ کو مستند حوالہ مل گیا اس کا ذکر ساتھ ہی کر دیا ہے...... وہ لکھتے ہیں!

نورالدین علی بن السمہودی نے اپنی تالیف'' وفاء الوفاء، باخبار دار المصطفٰے'' میں اس موضوع کو مستقل باب کی شکل دی۔ عبدالقدوس انصاری نے اپنی کتاب'' آثارِ مدینہ منورہ'' میں ذکر کیا۔ محمد بن عبد المحسن الخیال قاضی لمستعجلہ مدینہ منورہ نے اپنے کتابچہ " التعریف بما آنست الھجرۃ من معالم دارا لھجرۃ'' میں ان یادگاروں کو ضبطِ تحریر کیا۔ انہی کے علم کی روشنی میں آیئے ہم بھی اپنے شوقِ جلوہ کا سفر وہیں سے شروع کریں۔ جس زمین کو مدینہ منورہ میں سب سے پہلے قدمین شریفین چومنے اور شرفِ انسانی کی پیشانی نے رب العزت کی بارگاہ میں سجود کرنے کا شرف بخشا۔

مسجدِ قباء:

مدینہ منورہ کا غربی جنوب باغات میں گھرا ہوا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین میل دور آبادی قباء '' اسم با مسمّٰی عالیہ! یہیں بنی عمرو بن عوف کے معزز خاندان کا چشم و چراغ ،کلثوم بن الہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر دار الہجرت کا استقبالیہ مقام بنا، جن کے حصے میں رسول ﷺ کی میزبانی آئی۔ جس کی زمین کے ایک چوکور حصے کو قیامت تک کے لئے عزت و تکریم نصیب ہوئی۔ جس کے تقدس کے تحفظ کی خاطر خود رسول ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس کی بنیاد کے پتھر رکھے۔ صحابہ کبارؓ اور انصار نے جس کی تعمیر کے ہر پتھر پر اپنے ایمان اور تقویٰ کے لا فانی نقوش چھوڑے جس کی عظمت کی سند ربِ ذوالجلال والاکرام نے خود اپنے کلام معجز بیان میں ثبت فرمائی۔

'' لَمَسْجِد'' اُسِسَ عَلَى التَّقْوىٰ مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ''

جہاں کے رہنے والوں کے لئے نبی رحمت ﷺ کی دعاؤں کے بادل برسے ،جن کی پاکیزہ مزاجی کی مدح سرائی ہوئی۔

'' فِيْهِ رِجَال'' يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ''

یہ سب کچھ اس وفا کا صلہ...... جو مہاجرین نے اللہ کے محبوب ﷺ سے روا رکھی اور اس مقام کا نام مسجدِ قباء قرار پایا۔

یہ وہ مسجد ہے جس کہ بارے میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔'' رسول ﷺ ہر ہفتہ کبھی اُونٹنی پر سوار اور کبھی پیدل تشریف لے جاتے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھتے۔''

مسجد قباء کے بابِ اول کے سامنے قریب ہی ایک اور یادگار '' بیئر اریس '' بھی ہے۔گو آج وہ حصہ مٹی سے پاٹ دیا گیا ہے۔ لیکن نگاہِ محبت آج بھی وقت کے اندھیروں کو

چیرتی، مٹی کے سینے کو پھاڑتی ہوئی چشمہ ازرق سے جاری ہونے والے ۱۲ میٹر گہرے کنوئیں کے پانی کو اپنی مشتاقِ جلوہ بے چینی کو سامانِ تسکین دیتی ہے۔

ۂ دیکھ لیتے ہیں تجھے دیکھنے والے یوں بھی
ذوقِ جلوہ کہیں پابندِ نظر ہوتا ہے

اس سے آپ نے غسل فرمایا، وضو کیا، اور مسجدِ قباء کی تعمیر میں استعمال ہونے والی مٹی کا خمیر گوندھا ___ عظیم نسبت اور عظیم یادگار'' بئرِ اریس '' یہی وہ کنواں ہے جس میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محمد رسول اللہ ﷺ کے نقشِ مبارک والی انگوٹھی گر گئی تھی۔

مسجد شمس یا مسجد فضیخ:

یہ مسجد قباء کے مشرقی جانب ہے۔ جس کی تعمیر میں کالے پتھر استعمال ہوئے ہیں۔ اسی جگہ پر بنی نضیر کے محاصرہ کے وقت رات کو رسول ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ جب حرمتِ شراب کا حکم نازل ہوا تو لوگ اسی جگہ پر بیٹھ کر شراب پی رہے تھے۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حرمتِ شراب کی اطلاع دینے نکلے تو مسلمانوں نے وہیں شراب کے برتن توڑ کر شراب بہادی۔ اسی لئے اسے مسجدِ فضیخ بھی کہتے ہیں۔(بحوالہ وفاء الوفا ___ ۸۲۱ص)

عبدالرحمٰن بن عبد مرحوم کی تحقیق کے مطابق اس جگہ بنو قریضہ کی بستی اور بازار تھا۔

(ص ۸۲ _ از آنحضور کے نقشِ قدم پر)

مسجد بنی قریظہ:

یہ مسجد شمس کے مشرق کی طرف کچھ دور حرۂ مشرقی کے قریب اس باغ کے پاس ہے جو محتاجوں کے لئے وقف تھا۔ ابنِ شبہ کے حوالے سے سمہودی لکھتے ہیں کہ رسول ﷺ نے خضری قبیلہ کی ایک عورت کے گھر نماز ادا کی یہ مسجد اسی جگہ ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جس کا ذکر صحیحین کی

ایک حدیث میں بھی ہے۔ابنِ نجار کہتے ہیں کہ میرے دور تک یہ مسجد عوالی میں باقی تھی۔

بطن الوادی یا مسجد ذی صُلب:

یہ وہ جگہ ہے جہاں بنی سالم کے قبیلہ کا قیام تھا۔ جب نبی کرم ﷺ قباء سے مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے تشریف لا رہے تھے، تو جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا۔ مہاجرین اور انصار کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے یہاں وادیِ ذی صُلب کے بطن میں نماز جمعہ ادا فرمائی اور خطبہ دیا۔ اس جگہ کو اس نسبت سے محصور کر کے مسجد تعمیر کی گئی اور اس کا نام ہے، ''مسجد جمعہ''۔

ابنِ اسحاق کہتے ہیں کہ آپ کو جمعہ، وادیِ رانونا، میں آیا یہ پہلا جمعہ ہے جو رسول ﷺ نے مدینہ میں پڑھایا۔(وفاءاوفاء ص۸۲۰)

مسجدِ جمعہ:

اس مسجد کو مسجدِ جمعہ بھی کہتے ہیں۔بعض روایات میں ہے کہ رسول ﷺ نے بنی سالم ہی کے محلّہ قبیب میں جمعہ پڑھایا۔ سمہودی لکھتے ہیں کہ ذی صلب اور رانونا دو وادیوں کے نام ہیں۔ جو باہم جڑی ہوئی ہیں۔قبیب انہی میں سے ایک کا دوسرا نام ہے۔

مسجد عتبان بن مالک:

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی جو بدر میں بھی شریک تھے جن کا نام عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری بینائی خراب ہے۔ میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا ہوں۔ جب بارش ہوتی ہے تو میرے گھر اور ان لوگوں کے درمیان کا نالہ بہنے لگتا ہے۔ لہٰذا اس مسجد میں نماز پڑھانے نہیں جا سکتا۔ آپ میرے گھر تشریف لا کر نماز پڑھیں تا کہ میں اس جگہ کو اپنی نماز کے

لئے مقرر کرلوں۔ چنانچہ آپ ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے کے بعد اندر گئے اور کہا بتاؤ کس جگہ نماز ادا کروں۔ انہوں نے گھر کا ایک کونہ بتایا۔ رسول ﷺ نے دو رکعت نماز نفل ادا کی۔ محلّہ کے دوسرے لوگ بھی آ چکے تھے۔ پھر ہم نے آپ کو خزیرہ کھانے کے لئے پیش کیا۔ (کتاب الصلوۃ ___ ۴۱۱ ح ___ بخاری)

علامہ سمہودی کے مطابق یہاں ایک ویران قلعہ ہے۔ جو عتبان بن مالک ہی کا ہے۔ اور یہیں ایک چھوٹی سے مسجد بھی ہے۔

مسجد مشربہِ اُمِ ابراہیم:

عوالی میں واقع باغات اور درختوں میں گھرا ہوا مشربہ اُمِ ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما...... جہاں اُمِ ابراہیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مسکن تھا۔ یہیں رسول ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی۔ چونکہ یہ رسول ﷺ کی بیوی...... یا ...... لونڈی کا گھر تھا اس لئے اس میں آپ کے نماز ادا کرنے پر شبہ ہو ہی نہیں سکتا۔

ابنِ شبہ کی روایت کے مطابق یہ باغ ___ مخیّریق ___ یہودی کے اس مال میں سے تھا جو اس نے غزوہِ اُحد میں حصہ لینے سے پہلے رسول ﷺ کو دینے کی وصیت کی تھی۔ یہ خود اس غزوہ میں شہید ہو گئے تھے۔ یہ باغ ___ مشربہِ اُمِ ابراہیم ___ یہودیوں کے مدارس ___ یعنی درسگاہوں کے عقب میں تھا۔ یہ کھجور سے بھرا ہوا تھا اور اس کی چار دیواری اینٹوں سے بنی ہوئی تھی۔

مسجد بنی ظفر:

سمہودی لکھتے ہیں کہ اب اس کو بغلہ کہتے ہیں۔ یہ حرہ کے مشرقی جانب واقع ہے۔

طبرانی برجال ثقہ روایت کرتے ہیں کہ یہاں ایک پتھر پر رسول ﷺ تشریف فرما ہوئے، آپ کے ساتھ چند صحابہ کرام بھی تھے۔ مثلاً عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ___ معاذ بن جبل ___ وغیرہ ان میں سے آپ نے کسی ایک کو تلاوت کرنے کے لئے فرمایا۔ آپ دیر تک تلاوت سنتے رہے۔ جب اس آیت پر پہنچے......

" فَكَيْفَ اِذَ جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا "

تو آپ ﷺ اتنا روئے کہ ریشِ مبارک تر ہوگئی۔ نیز روایت ہے کہ آپ نے یہاں نماز بھی ادا فرمائی۔ (وفاء الوفاء، ص ۸۲۷)

مسجد الاحزاب، مسجد اعلیٰ اور مسجد فتح:

وادی بطحان میں واقع یہ مسجد ان تینوں ناموں سے پکاری جاتی ہے۔ جبلِ سلع مدینہ منورہ کے نواحی علاقہ وادی مذکورہ میں بہت دور تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کی چوٹی پر مسجد ۸ میٹر لمبی اور ۳ میٹر چوڑی، پتھروں سے تعمیر شدہ، اپنے دامن میں ان اہم لمحات کو لئے ہوئے ہے جن میں حضور اکرم ﷺ کی دعائیں، اضطرابِ اور سسکیوں کی مقدس آوازیں شامل رہی ہیں۔

جنگِ احزاب زوروں پر تھی۔ چراغِ مصطفویٰ ﷺ کو بجھانے کے لیے تمام ابولہبی قوتوں نے ہلہ بول دیا تھا۔ بھوکے پیاسے خندق کھودنے کے بعد مہینوں سے مجاہدینِ اسلام کا محاصرہ جاری تھا، ___ حلقہ بگوشانِ اسلام کے صبر و استقلال اور جرأتِ ایمان پر شبہ تو نہ تھا، اس رات رحمت العالمین ﷺ مسجد سلع میں تشریف لائے اور صلوٰۃِ خوف کے بعد دعا مانگی۔(ابنِ زبالہ کی نقل سے، ص ۸۳۲)

" اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ هَدَ يْتَنِيْ مِنَ الضَّلَا لَةِ "

اے اللہ! تمام تعریفوں کا صرف تو ہی مستحق ہے۔ تُو نے مجھے زندگی کے تمام اندھیروں میں روشنی بخشی۔

فلامکرم لم اھنت	:	جسے تو ذلیل کردے اسے کوئی عزت وتکریم نہیں دے سکتا۔
ولا مھن لمن اکرمت	:	اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا، جسے تو عزت وتکریم سے نواز دے
ولا مذل لمن اعززت	:	اور جسے تو غالب فرمادے، اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا۔
ولا ناصر لمن خزلت	:	اس کا کوئی مددگار نہیں ہوسکتا، جسے تو رسوا کردے۔
ولا خاذل لمن نصرت	:	اور تیری نصرت سے جو بھی نوازا گیا، اسے کوئی رسوا نہیں کرسکتا۔
ولا معطی لما منعت	:	جسے تو نادار کردے، اسے کوئی کچھ دے نہیں سکتا۔
ولا مانع لما اعطیت	:	اور جسے تو ہمہ دار بنادے، اسے کوئی نادار نہیں بناسکتا۔
ولا رازق لمن حرمت	:	اسے کوئی آب ودانہ نہیں دے سکتا، جسے تو محروم قرار دے۔
ولا حارم لمن رزقت	:	اسے کوئی محروم نہیں کرسکتا، جسے تو اپنی عطا سے نواز دے۔

ولا رفع لمن خفضت	:	اسے کوئی اٹھا نہیں سکتا، جسے تو گرا دے۔
ولا خافض لمن رفعت	:	اور اسے کوئی گرا نہیں سکتا، جسے تو بلند فرما دے۔
ولا خارق لمن سترت	:	اس کا بھرم کوئی توڑ نہیں سکتا، جس کا بھرم تو رکھ لے۔
ولا ساتر لمن خرقت	:	جس کا بھرم تو توڑ دے، اسے کوئی سنبھالا نہیں دے سکتا۔
ولا مقرب لما باعدت	:	جسے تو دور کر دے، اسے کوئی قریب پھٹکنے نہیں دے سکتا۔
ولا مباعد لما قربت	:	اور جسے تو اپنی قربت سے نواز دے، اسے کوئی دور نہیں کر سکتا

یہ دعا اتنی بار رسول اللہ ﷺ نے دہرائی کہ صحابہ کرام آپ کے انتظار میں پریشان ہو گئے۔ اور حذیفہؓ تلاش میں تشریف لائے تو دیکھا۔ دینِ قیم کے قائد، خلافتِ الٰہیہ کے مبلغ و موسس، محمد ﷺ دونوں ہاتھ اُٹھائے بھرائی ہوئی آواز میں بارگاہِ الٰہی میں دعا فرما رہے ہیں۔ (سمہودی امام قرطبی کے حوالے سے آپ کی یہ دعا بھی نقل کرتے ہیں)

" یا صریخ المکروبین ویا مجیب المضطرین ویا کاشف همی غمی و کربی قدترئ حالی وحال اصحابی "

"اے بےقراروں کی فریاد سننے والے، اے تڑپتے دلوں کی فریاد قبول کرنے والے، اے میرے دکھ، میرے غم، اور میرے درد و کرب کو دور فرمانے والے تو میری حالت اور

میرے صحابیوں کا حال دیکھ رہا ہے۔"

اپنے محبوب کی زبان سے یہ فریاد سنتے ہی رب ذوالرحمۃ کی رحمت جوش میں آئی اور فوراً جبرئیلِ امین کو بھیجا...... جبرئیلِ امین نے کہا!

" ان اللّٰہ سمع دعوتک و کفاک هول عدوک "

"اللہ نے آپ کی دعا سنی اور آپ کے دشمنوں سے خود نپٹنے کا فیصلہ صادر فرما دیا۔"

یہ خوشخبری سنتے ہی آپ نے چشمِ مبارک سے آنسو پونچھے...... چہرہ مبارک پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ سجدۂ شکر ادا فرمایا اور صحابہ کرام کو مژدۂ فتح سنایا۔

اور پھر دوسرے ہی لمحے ایک قیامت خیز آندھی نے دشمنانِ دینِ قیم کے خیمے اُکھاڑ کر پھینکنے شروع کر دیئے۔ سب پر بدحواسی چھا گئی۔ قہرِ الٰہی نے ان کی ہمتوں کو اپنے جلال سے روند ڈالا اور سرورِ دو عالم کو فتح اور کامرانی نصیب ہوئی۔ چنانچہ مسجد فتح میں آج بھی جو شخص اپنی پریشانیوں اور درد و کرب کو دور کرنے کے لئے دعا مانگتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

مسجد فتح کے آس پاس:

اس مسجد فتح کے دامن میں اور بھی مسجدیں ہیں۔ مسجد سلمان فارسی، مسجد امیر المومنین علی ابن ابی طالب! ایک اور مسجد بھی تھی، لیکن اب اس کے آثار باقی نہیں رہے۔

مسند احمد میں برجال ثقہ...... جابر بن عبداللہ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ رسول ﷺ نے مسجدِ فتح میں تین روز دعا کی تھی۔ سوموار...... منگل...... بدھ ...... بدھ کے روز دو نمازوں کے درمیان دعا قبول ہوگئی۔ دعا کے وقت آپ نے ہاتھ اتنے بلند کئے کہ بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی اور چادر پشت مبارک سے نیچے گر گئی۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ" میں نے رسول ﷺ کے چہرے پر اتنی شدتِ کرب کبھی نہیں دیکھی تھی۔ لہذا میں سمجھ گیا کہ دعا ضرور قبول ہوگی۔"

اس روز رسول ﷺ کی ...... نمازِ ظہر...... نمازِ عصر...... اور نمازِ مغرب...... بھی فوت ہو گئی۔ آپ ﷺ نے یہ تینوں نمازیں ملا کرادا کیں اوراس کے بعد دعا فرمائی۔

مسجد الا جابہ:

بقیع کے شمال کی طرف شاہراہ کے بائیں جانب بنی معاویہ کے ٹوٹے پھوٹے آثار تقریباً ۲۵ ذراع فاصلہ طے کرنے کے بعد اس مسجد کے آثار ملتے ہیں۔ رسول ﷺ نے ایک دن محلّہ عالیہ سے واپسی میں یہاں نماز پڑھی اور نماز کے بعد بہت ہی طویل دعا فرمائی، ابی غسان، محمد طلحہؓ وسعد بن ابی وقاصؓ آپ کے ساتھ تھے۔ طویل دعا، تین حاجتوں پر مشتمل۔

۱۔ اے اللہ میری اُمت کو قحط اور بادِ صرصر کی ہلاکت سے محفوظ رکھنا!

۲۔ اے اللہ میری اُمت کو غرقابی کی موت سے بچانا!

۳۔ اے اللہ میری اُمت کو خانہ جنگی سے بچانا۔

اسی نسبت سے اس مسجد کا نام مسجد اجابتہ ہے۔

مسجد بنی حرام الکبیر:

جبلِ سلع کے دامن میں چھوٹی سی مسجد واقع ہے۔ جو انصار کے قبیلہ بنی حرام الکبیر سے منسوب ہے۔ مدینہ منورہ سے نکلتے ہوئے دائیں جانب اور جبلِ سلع کے بائیں جانب۔ بعض کا کہنا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب انصار کے ان گھروں میں تشریف لاتے تو یہیں نماز ادا فرماتے۔ جب کہ بعض کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز ادا نہیں کی۔ السمہودی نے متعدد اختلافی اقوال نقل کیے ہیں۔

اس کے قریب ہی کہف بنی حرام ہے جس میں رسول اللہ ﷺ غزوہِ خندق کے موقع پر رات گزارا کرتے تھے۔

مسجد قبلتین:

موضع قبیلہ بنی حرام ہی میں ایک عورت (اُمّ بشر من بنی سلمہ) نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ یہیں آپ نے ظہر کی نماز ادا کی، اس کی پہلی دو رکعات بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے پڑھی تھیں کہ تبدیلیِ قبلہ کا حکم آ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے باقی دو رکعات کعبہ کی طرف منہ کر کے ادا کیں، اسی لیے اس مسجد کا نام ''مسجد قبلتین'' ہے۔

مسجد سقیا:

مدینہ منورہ کے مغربی نواح میں ایک کنواں ہے جو ''بئر سقیا'' (جو سعد بن ابی وقاص کا تھا) کے نام سے مشہور ہے۔ بابِ عنبریہ کے قریب آج کل وہاں قبتہ الرّ وس کے نام سے مشہور منزل ہے۔علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ہم رسولِ اکرم ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے۔ جب ہم اس کنوئیں (سقیا) کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی اس کنوئیں کے پانی سے وضو کیا اور نماز ادا کی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔

" اللّٰھم ان ابراھیم کان عبدک و خلیلک و دعاک لا ھل مکة بالبرکة. و انا عبدک و رسولک ادعوک لا ھل مدینہ ان تبارک لھم فی مدھم و صاعھم. "

اے اللہ ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ تھا، تیرا مخلص بندہ تھا۔ اس نے تیری بارگاہ میں اہلِ مکہ (مکرمہ) کے لیے خیر و برکت کی دعا کی اور میں تیرا بندہ اور تیرا رسول ﷺ ہوں۔ تجھ سے اہلِ مدینہ کے لیے دُعا کرتا ہوں۔اہلِ مدینہ کے صاع اور مدّ میں اسی طرح برکت عطا فرما۔

" مثل ما بارکت لا ھل مکۃ مع البر کہ بر کتین. "

جس طرح آپ ﷺ نے اہلِ مکہ کو دوسری برکتوں سے نوازا۔ آمین!

(بحوالہ ترمذی حدیث حسن صحیح ہے) (وفاءالوفاء : ۸۴۳)

مسجدِ ذوباب یا مسجد رایہ:

یہ جبلِ سلع سے متصل سیاہ رنگ کے پہاڑ پر واقع ہے۔ کیونکہ اس کا ایک دروازہ ہے، اس لیے اسے ذوباب کہتے ہیں۔

" آنحضور کے نقشِ قدم پر" کے مرتب لکھتے ہیں:-

سیاہی مائل پہاڑ کے فراز پر پتھروں کی ایک سادہ سی چاردیواری ہے۔ دیواریں کہیں کم اُونچی اور کہیں زیادہ اونچی ہیں۔ اندر داخل ہونے کے لیے دو راستے چھوڑے گئے۔ لیکن یہاں گیٹ یا پھاٹک نہیں ہے۔ اس کے احاطے میں مسجد ذوباب ہے۔ جس کی چھت اونچی ہے۔ جب خندق کے ساتھ ساتھ دفاعی چوکیاں بنادی گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فوراً اپنا مکان چھوڑ کر جبلِ سلع کے شمالی دامن کے بیچ والے ٹیلے پر اپنا خیمہ لگالیا۔ حضور یہیں جنگی مصروفیات میں دن بسر کرتے اور رات کو اللہ تعالیٰ کی تاکید و نصرت کے طلبگار ہوتے۔ یہ خیمہ گویا کمانڈر انچیف کا فیلڈ آفس تھا جہاں سے ہر لحظہ ہدایات جاری ہوتی تھیں۔ اس یاد کو اس سادہ سی مسجد نے محفوظ رکھا ہے اور تاریخی رابطہ قائم رکھا ہوا ہے۔

(ص : ۱۸۰ - ۱۸۱، حرمِ مدینہ)

مسجدِ البقیع :

جبلِ احد میں دائیں طرف گھاٹی کی جانب جائیں تو وہاں ایک گول سا گڑھا ہے۔ وہاں یہ چھوٹی سی مسجد تھی۔ اب اس کی دیواریں گر چکی ہیں۔ نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یومِ احد کو ظہر اور عصر کی نماز یہیں ادا کی تھی۔ (وفاءالوفاء : ۸۴۸)

مسجد جبل العینین :

غزوۂ اُحد میں جس پہاڑی پہ رسول اللہ ﷺ نے چند تیر اندازوں کو تاحکمِ ثانی کھڑا رہنے کا حکم دیا تھا۔ اسی پہاڑی پر یہ مسجد تھی۔ یہ پہاڑی جبل عینین الشرقی شعب الحراء کا ایک حصہ ہے۔ موضع قنطرۃ (یہ ایک چشمہ کا نام ہے۔ وفاء الوفاء : ۸۴۹) کے آخری سرے پہ یہ مقام ہے جہاں غزوۂ احد میں رسولِ اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ نمازِ ظہر ادا فرمائی۔

مسجد مصرع حمزہ بن عبد المطلبؓ یا مسجد العسکر :

جبلِ احد کا ایک حصہ اس المیہ کی یادگار ہے جہاں سیّد الشہداء حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسمِ اطہر کے ساتھ وحشیانہ سلوک کو دیکھ کر چشمِ رسولِ اکرم نمناک ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جگہ بھی ان میں سے ہے جہاں رسولِ اکرم ﷺ نے نماز ادا کی واللہ اعلم۔ اس مقام کا نام مسجدِ عسکر کے نام سے موسوم ہوا۔ اس کے آثار بھی آج کل مفقود ہیں۔

مسجد ابی بن کعب یا مسجدِ جدیلہ:

جنت البقیع کے ایک طرف چھوٹی سی مسجد ...... ابنِ زبالہ کے قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔ (وفاء الوفاء : ص ۸۵۲)

مسجد مصلی یا مسجدِ غمامہ:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں اسی مسجد میں پڑھی جاتی رہیں۔ یہ کھلی جگہ تھی جہاں بعد میں مسجد تعمیر ہوئی۔ ''آنحضور ﷺ کے نقشِ قدم پر'' کے مرتب لکھتے ہیں:

مدینہ منورہ میں مسجد غمامہ باقی تمام زیارات کی نسبت مسجدِ نبوی کے بالکل قریب اور جنوب میں ہے۔ اس کی پانچ سیڑھیاں چڑھ کر ہم اندر پہنچے...... اس ننھی سی مسجد کے آٹھ

چھوٹے چھوٹے گنبد ہیں......سادہ سی مسجد غمامہ کو جس امر نے تاریخی بنایا ہے وہ یہ ہے کہ یہاں حضور رسالت مآب عیدین کی نمازیں ادا فرمایا کرتے تھے۔(حرم مدینہ، ص ۲۵)

مسجد بنی حرام:

جبلِ بنی عبید (جس سے چشمہ کا اجراء معاویہؓ کا مرہونِ منت ہے) کے قریب وادیٔ بطحان میں مساجد الفتح کی غربی سمت عرجون ابنِ طالب سے ملی ہوئی مسجد بنی حرام ہے۔ ابنِ زبالہ جابر بن عبد اللہؓ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ نماز ادا فرمائی۔(۸۵۴)

مسجد الخربہ:

ابنِ جابر بن عبد اللہ ابی قتادہ نے اپنے استاد کے حوالے سے لکھا ہے کہ شافع محشر ﷺ ''سلافہ ام البراء بن معرور'' کے ہاں اس مسجد میں اکثر نماز ادا فرماتے تھے۔ جس کا نام ہے۔ ''**مسجد الخربہ یا وبر القرصہ**'' (۸۵۵)

مسجد جهینیه:

جبلِ سلع کے درمیان موجودہ مقام غربی حصن جہینیہ کی شاہراہ پر رسولِ کائنات ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے یہاں کے لوگوں کے لیے مسجد کی چاردیواری اور محراب کی نشان دہی فرمائی۔

مسجد بنی غفار:

یہ مسجد بنی غفار کے خیموں کے قریب جہاں آل ابی ام کلثوم بن الھدم کے لوگوں کا ٹھکانہ تھا۔ واقع ہے اور یہاں بھی آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے۔

مسجد بنی زریق:

معاذ بن رفا زرقی سے روایت ہے کہ ثنیۃ الوداع سے تقریباً ایک میل دور یہ مسجد واقع ہے جہاں نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا، لیکن اس میں نماز کی ادائیگی کے بارے میں تصدیق نہیں ہوئی۔ (۸۵۷)

مسجد بنی ساعدہ:

مدینہ منورہ کے مشرقی بازار بئر بضاعہ کے پاس سہلؓ بن سعد کا گھر تھا۔ ایک بار وہ بیمار ہوئے تو عیادت کے لیے رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے سہلؓ سے پانی مانگا، انہوں نے پیش کیا۔ یومِ ثقیفہ کے دن اصحابؓ یہیں جمع ہوئے تھے۔ اس مسجد کی جگہ پر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔

مسجد بنی خدارہ:

شام کی طرف آتے ہوئے ثنیۃ الوداع سوقِ مدینہ کے آخری سرے پہ واقع بنی خدارہ کی بستی میں حضورِ اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ ابنِ شبہ انصار کے بعض شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں سر کے بال بھی کٹائے۔

مسجد بنی راتج:

بنی عبد الاشہل کی بستی کے مشرق کی طرف بئرِ ابی الہشیم بن التیہان کے احاطہ میں رسولِ کونین ﷺ تشریف لائے، وضو کیا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دی اور نماز ادا کی گئی۔

مسجد واقم:

محلہ واقم بنی ظفر کے مکانات سے پہلے بنی عبد الاشہل کے مکانات کی حدود میں نماز ادا فرمائی۔ ابنِ ماجہ میں رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں کہ حضور یہاں آئے اور ہمارے

ساتھ مغرب کی نماز ادا کی (۸۶۳)

مسجد القرصہ:

یحییٰ بن قتادہ اپنے اسلاف کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی انصار کے محلوں کا گشت فرماتے ہوئے یہاں تشریف لاتے تو بئرِ علیؓ کے قریب اسی جگہ نماز ادا فرماتے۔ (۸۶۴)

مسجد حارثہ:

بنی حارثہ کی بستی میں واقع اسی مسجد میں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور شہیدِ خیبر عبد اللہ بن سہیل کے بھائی عبدالرحمٰن بن سُہیل کے مقدمہ کا فیصلہ کیا۔ (۸۶۵)

مسجد شیخین یا مسجد البدائع:

وادیٔ قناۃ کی طرف جاتے ہوئے مقام شیخین کے قریب اس مسجد میں رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد میں شامل ہونے سے پہلے جمعۃ المبارک کی نماز ادا فرمائی۔ پھر عصر، عشاء اور صبح کی نماز کے بعد چاشت کی نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد احد کی طرف روانہ ہوئے۔ شیخین مدینہ منورہ اور جبلِ احد کے درمیان دو بستیوں کا نام ہے۔

مسجد بنی دینار:

وادی بطحان کے مغربی کنارے ''مغلہ'' کے نام سے موسوم موضع جہاں کسی زمانہ میں کھجور کے گھنے باغ ہوتے تھے۔ وہاں زیادہ تر لوگ غسل کیا کرتے تھے۔ آج وہاں ایک پتھر پر یہ عبارت کندہ ہے۔ ''حضور اس جگہ پر بھی نماز ادا کیا کرتے تھے۔'' (۸۶۷)

مسجد بنی عدی اور مسجد دار النابغہ:

ابنِ جوزی بتصدیق لکھتے ہیں کہ یہ وہ مقام ہے جہاں مدفن جناب ''عبداللہ بن عبد

المطلب''والدِ گرامی رسول اللہ ﷺ ہے۔ جہاں دو مسجدیں ہیں۔ایک مسجد بنی عدی، جو بنی عدی کے مکانات میں اور دوسری مسجدِ نابغہ موجود ہے۔ ابنِ شبہ یحییٰ بن عمارۃ المازنی سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجدِ بنی عدی میں غسل فرمایا اور مسجدِ نابغہ میں نماز ادا فرمائی۔ (۸٦۸)

مسجد بنی مازن:

ابنِ زبالہ یعقوب بن محمد کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد بنی مازن میں ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی مرضعہ (دودھ پلانے والی) اُمِ بردہؓ کے گھر نماز ادا فرمائی۔ (۸٦۸)

مسجد بنی عمرو:

مسجد بنی عمرو بن مبذول بن مالک النجار بقیع زبیر کے پاس یہ مسجد مذکورہ خاندان کی نسبت سے مشہور ہوئی اور رسولِ اکرم ﷺ نے اس میں نماز ادا فرمائی۔

مسجد بقیع الزبیر:

بقیع زبیر کے پاس اس مسجد میں رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز ادا فرمائی، جو بنی زریق سے مشرق کی طرف واقع ہے۔

مسجد صدقۃ الزبیر:

مشربہ ''اُمّ ابراہیم علیہ السلام'' سے مغرب کی طرف واقعہ حناقہ اور اعوان کے قریب ''زبریات'' کے نام سے مشہور وہ مقام ہے جو بنو مجمم کی زمینوں سے ملحق ہے۔ اس کے ایک حصہ کو رسول ﷺ نے صدقہ کر دیا زبیر بن العوام کے لیے۔ اور یہاں حضور نے نماز بھی ادا کی تھی۔

مسجد بنی خدرہ:

ابنِ زبالہ بن ہشام، عروہ کی روایت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضورِ اکرم ﷺ نے بیت الحیہ کے سامنے مسجد بنی خدرہ میں نماز ادا فرمائی۔ اس گھر کو ''بیت الحیہ'' ''یعنی اژدہے'' کا گھر اس لیے کہتے ہیں کہ صحیح مسلم میں روایت ہے۔ '' ایک دن ابی سائب ابی سعید الخدریؓ کے گھر میں داخل ہوئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں انتظار میں خاموش بیٹھا تھا کہ اچانک مجھے مکان کے ایک کونہ سے کسی چیز کے رینگنے کی آواز آئی۔ میں نے ادھر دیکھا تو ایک بہت بڑا اژدھا تھا۔ میں نے اسے مارنا چاہا مگر ابی سعید الخدریؓ نے مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ میں خاموش بیٹھا رہا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے کہا، اس کمرہ میں جِن رہتا ہے جو دین کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔ یہ وہی تھا۔'' تب سے یہ گھر ''بیت الحیہ'' یعنی اژدہے کا گھر...... سے موسوم ہو گیا۔

مسجد بنی حارث و مسجد السُنخ:

ہشام بن عروہ کہتے ہیں، رسولِ اکرم ﷺ نے جشم، زید بن حارث بن خزرج اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ بنت خارجہ کی بستیوں میں نماز ادا فرمائی۔ جو وادیٔ بطحان کے مشرق میں تھیں۔ مسجد بنی حارث کے قریب ہی مسجد سُنخ بھی موجود ہے۔ (۸۷۱)

مسجد بنی الحبلیٰ:

قبا اور بنی حارث کے محلّہ کے درمیاں یہ مسجد واقع ہے جس میں ہشام بن عروہ کے حوالے سے ادائے صلوٰۃ کا تذکرہ موجود ہے۔

مسجد بنی بیاضہ:

ابنِ اسحاق روایت کرتے ہیں:

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کہتے ہیں کہ میں اپنے باپ کعب بن مالک کو ان کی آخری عمر میں مسجد میں لے جایا کرتا تب وہ نابینا ہو چکے تھے۔ جب وہ یعنی (کعب) اذان کی آواز سنتے تو کہتے اللہ سعد بن زرارہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر رحم کرے جنہوں نے جمعہ کے لیے سب مسلمانوں کو جمع کیا اور اس وقت ہم چالیس آدمی تھے۔ (بنی بیاضہ قبیلہ خزرج کی ایک شاخ ہے)(وفاء الوفاء، ص ۸۷۲)

مسجد بنی خطمہ:

مسلمہ بن عبید اللہ خطمی کہتے ہیں کہ: عقبہ کے ایک شہید کی قبر پر ابنِ معرور کی قبر کے قریب ایک بڑھیا کے گھر کو رسول اللہ ﷺ کی ادائے صلوٰۃ کا شرف بخشا۔ اس کے بعد یہاں مسجد تعمیر ہوئی۔ (وفاء الوفاء، ص ۸۷۳)

مسجد بنی اُمیہ الدوسی:

سعید بن عمران فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے موضع کباء......نہیک بن ابی نہیک کے علاقہ کے قریب بنی اُمیہ کی بستی میں نماز ادا فرمائی۔ یہ مسجد شمس سے مشرق کی طرف واقع ہے۔

مسجد بنی انیف:

وادیٔ قباء کے گرد و نواح میں ہی بئرِ عذق کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔

مسجد دار سعد ابنِ خیثمہ:

مسجد قباء کی تعمیر سے پہلے رسولِ اکرم ﷺ نے یہاں استراحت فرمائی اور پھر نمازیں ادا فرمائیں۔ کلثوم بن الہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر اس کے قریب ہی ہے۔ اس جگہ سعد بن خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر تھا۔ جہاں مہاجرین کی مقتدر و مکرم ہستیاں ہجرت کے بعد

قیام پذیر ہوئیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوجہ ابو بکر، امہات المومنین سودہ اور عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ ان کی والدہ ام رومانؓ، ہمشیرہ اسماءؓ، مہاجرین میں سے سب سے پہلا مولود عبداللہ بن زبیرؓ انہی لوگوں میں شامل تھے۔

مسجد نور:

سمہودی لکھتے ہیں:

محمد بن فضالہ اپنے باپ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ اس مسجد کی جگہ پر رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کی تھی۔ لیکن اس کی وجہ تسمیہ کا پتہ نہیں چل سکا۔ صحیح بخاری کی روایت ہے کہ:

ایک رات اسید بن حضیر اور عباد بن بشر ایک رات بڑی دیر تک رسول اللہ ﷺ کے ہاں بیٹھے رہے۔ پھر وہ چلے تو اندھیرے میں ان دونوں کے عصا چمکنے لگے اور وہ انہی کی روشنی میں چلتے رہے۔ جب الگ الگ ہوئے تو دونوں کے عصا کا نور بھی الگ الگ ان کے ساتھ ساتھ گیا۔ حتیٰ کہ وہ اپنے گھروں میں پہنچ گئے۔ یہ دونوں صحابی قبیلہ بنو عبدالاشہل میں سے تھے۔ علامہ سمہودی یہ روایت دینے کے بعد لکھتے ہیں، شاید یہاں ان کے گھر تھے اس لیے اس کو مسجدِ نور کہا جاتا ہے۔ بہر حال یقینی وجہ یہ بھی نہیں ہے۔

مسجد منارتین:

وادیٔ رفیقین سے وادیٔ عقیق کی طرف جاتے ہوئے بائیں طرف اس مسجد کے آثار آج بھی موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہاں بھی نماز ادا فرمائی۔

مسجد فیقاء الخبار:

یہ ایک موضع ہے جو پتھریلی زمین پر واقع ہے، لیکن اس کے اردگرد صدقہ کے اونٹ

چرایا کرتے تھے۔ واقعہ عرنیین یہیں پیش آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی۔

مسجد بین الجتجاۃ و بئر شداد:

حلیفہ اور شرید پہاڑوں کے درمیان عباد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وقف کردہ یہ مسجد واقع ہے۔ جس میں حضورِ اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔

مسجد التوبہ:

یہ مسجد حجاء بنو عمرو بن عوف اوسی کی منازل بئر جیم کے کنارے قبا کے مغربی نواح کے کھیتوں میں ہے۔

مَدِیْنَہ مُنَوَّرَہ......تا مَکّہ مُعَظَّمَہ

سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی انہی راہوں سے گزرے تھے:

دورِ حاضر میں مسجد غزالہ سے مقامِ خیف اور صفراء کی طرف مڑنے کی بجائے لحی اور ہرشی گھاٹیوں سے گزر کر جحفہ سے جا ملتے ہیں، مگر قدیم راہ مسجد غزالہ کی دائیں جانب سے جحفہ کے نچلے حصہ کو طے کرتے ہوئے مقامِ قدیم پر پھر جحفہ کی بالائی حصہ سے جا ملتی تھی اور یہی وہ تاریخی راہ ہے۔ جس کے سینے پہ خاتم الانبیاء ﷺ کی یادوں کے مینارِ نور آج بھی دل کی آنکھوں کو ضیاء بار نظر آتے ہیں۔

ان راہوں کی نشاندہی کتب احادیث، بخاری، مسلم، اور دوسری کتب میں مندرج صحابہ کبارؓ، ابو ہریرہؓ، انس بن مالکؓ، ابن عمرؓ کے حوالے سے مستند ہے۔

مسجد شجرہ، ذی الحلیفہ:

یہ مسجد ذی الحلیفہ، والحلیفہ، المیقات المدنی اور بئر علیؓ کے ناموں سے معروف ہے۔ یہاں ایک ببول کا درخت اب بھی موجود ہے۔ ذی الحلیفہ کے اسی مقام پر خاتم

الانبیاء ﷺ نے نزول فرمایا۔ اس درخت کی مناسبت سے اسے مسجدِ شجرہ اور مقام کی مناسبت سے ذی الحلیفہ کہا جاتا ہے۔ یہی مقام مدینہ منورہ سے عمرہ یا حج کی نیت سے آنے والوں کے لیے وہ حد ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا۔ دو رکعت نماز کے بعد "لبیک اللّٰھم لبیک" (حاضر ہوں میرے اللہ میں حاضر ہوں) کی صدا بلند فرمائی۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں، سید انس و جان ﷺ نے درمیانی ستون کو سامنے رکھتے ہوئے نماز ادا فرمائی۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ:

ہم نے ہادیٔ برحق ﷺ کے ساتھ ظہر کی چار رکعت مدینہ منورہ (مسجدِ نبوی) میں ادا کیں اور عصر کی دو رکعت ذی الحلیفہ (مسجدِ شجرہ) میں ادا کیں۔ حجاج کرام کو احرام باندھنے کے لیے حدودِ مسجد کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اکثر حجاج حدود سے مغرب کی طرف تجاوز کر کے غلطی کرتے ہیں جو نہیں ہونی چاہیے۔ یہ مسجد کافی بڑی ہے کسی زمانہ میں اس کے شمال غربی رکن پہ مینار ہوتے تھے۔ جو اب منہدم ہو چکے ہیں۔ ہاں غربی رکن کا مینار اب بھی سلامت ہے۔ محراب اور مسجد کی حدودِ ابواب بفضلہٖ وہی ہیں جو زمانۂ قدیم سے تھے...... بئرِ علیؓ یہیں پر ہے۔

مسجد اخر بذ الحلیفہ:

مسجد شجرہ سے بہت زیادہ دور تو نہیں، لیکن یہ ذوالحلیفہ کی آخری حد میں چھوٹی سی مسجد ہے۔ جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔

مسجد المُعَرَّس:

یہ مسجد وادیٔ شفیرؔ کے مشرق کی طرف وادیٔ بطحی کے درمیان واقع ہے۔ نافع بن عبد اللہ فرماتے ہیں "عمرہ، حج یا غزوات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ اکثر رات کے وقت یہاں آرام فرماتے اور صبح مدینہ منورہ کی طرف قصد فرماتے۔" عربی میں عرس کے معنی شب

کو آرام فرمانے کے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے یہاں آرام فرمانے کی نسبت سے اس مسجد کا نام ہی المُعَرس مشہور ہوگیا۔

مسجد شرفُ الروحاء:

مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے دائیں طرف چٹانوں کا طویل سلسلہ طے کرنے کے بعد بائیں سمت پر ایک وسیع میدان جس کا نام سیالہ ہے اس سے ملحق قبیلہ کا قدیم قبرستان ہے جو قبور شہداء کے نام سے مشہور ہے۔ ان کی روایات کے مطابق وہاں کے سرداروں کے ہاتھوں قتل ہونے والوں کا مشہد ہے۔ یہاں ایک مسجد المشرف کے نام سے واقع ہے۔ مسجد مشرف اس نسبت سے اس کا نام رکھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بجود نے اس جگہ کو شرف بخشا...... اس مسجد سے گیارہ میل کے فاصلہ پر قبلہ رُو ''وادیٔ الروحا'' ہے جو آج کل ''وادیٔ نبی سالم'' کے نام سے مشہور ہے۔ سیالہ سے ایک آدھ میل چلنے کے بعد بائیں طرف ایک گھاٹی ہے۔ اس کے ساتھ چلتے ہوئے پہاڑ کے دامن میں ایک ٹوٹی ہوئی مسجد کے آثار نظر آئیں گے...... یہاں بھی رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ یہ مقام ''عرق الظبیۃ'' کے نام سے مشہور ہے۔ اسی مقام پر آپ ﷺ نے غزوہ کی عسکری تنظیم و تربیت کا مشورہ صحابہ کرامؓ سے فرمایا۔ اس کے بعد صرف دو میل کے فاصلہ پر مسجد الروحا واقع ہے یہاں رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز ادا فرمائی۔ ''عرق الظبیۃ'' (یعنی ظبیہ کا دشوار گذار پہاڑ) کی طرف جاتے ہوئے تھوڑی ہی دور پر ایک پہاڑ ہے جس کا نام ''ورقان'' ہے ___ عمرو بن عوف المزنی فرماتے ہیں۔

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ ابواء میں شامل تھا۔ جب ہم لوگ ظبیۃ کی دشوار گزار گھاٹی میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا!

''اس پہاڑ کا نام ''ورقان'' ہے جو جنت کے پہاڑوں میں سے ایک ہے۔'' اور فرمایا!

''اے اللہ اس بستی کے رہنے والوں اور ہم کو برکتوں سے نواز''__

اور پھر ارشاد فرمایا!

''یہ ہمیشہ خوشگوار ہواؤں سے بھرپور وادئ روحا ہے، جہاں سے ستّر ہزار انبیاء کرام گذرے۔ موسیٰ بن عمران اور ستّر ہزار انبیاء نے اس جبل ورقاء کو شرف بخشا'' یہ ترمذی کی روایت ہے۔ چنانچہ! رسول اللہ ﷺ نے وادی روحا کی مسجد میں نماز ادا فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا!

'' مجھ سے پہلے یہاں ستر ہزار نبیوں نے نماز ادا فرمائی ہے۔ ''

امام بخاری بھی روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے شرف الروحاء کے قریب نماز ادا کی تھی۔

مسجد منصرف:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج کے سفر کے دوران یہاں اترے اور وضو کیا پھر بقیہ پانی یہاں بہا دیا اور فرمایا! اسی طرح کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ بھی۔ (بخاری)

مسجد المنصرف، الغزالہ:

ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وادئ روحا سے گزرنے کے بعد ایک مقام پر راستہ گول دائرہ کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ منصرف کی پہاڑیوں سے ذرا ہٹ کر مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے یہ مسجد تھی۔ لیکن اب صرف اس کے دروازوں کی پتھریلی دہلیزیں اور عمارت کے آثار موجود ہیں۔

جب مسجد المنصرف المعروف مسجد غزالہ پر پہنچیں تو یہاں سے رسول اللہ ﷺ کے اختیار کردہ راستے کو پائیں گے۔ قبلہ رخ بائیں طرف قدیم راستہ، جہاں سے آپ ﷺ نے سقیا اور پھر ہرشی گھاٹیوں کی طرف رُخ فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا!

''یہی وہ راستہ ہے جسے مجھ سے پہلے عمرہ یا حج کے لیے آنے والے انبیاء کرام نے اختیار کیا۔''

مسجد الرویثہ:

جبل الحمرا کے عقب میں داہنی جانب مشرق میں جبل الحسنأ ہے۔ اس بستی میں حوض اور چھوٹے چھوٹے کنوئیں بہت ہیں۔ اس بستی کا نام رویثہ ہے۔ یہاں بھی رسول اللہ ﷺ کے نماز ادا کرنے کی روایت کی جاتی ہے۔

مسجد ثنیۃ الرکوبہ:

عرج کے پہاڑوں کی طرف رُخ کرتے ہوئے ''ثنیۃ العبر'' نظر آتی ہے جو اصل میں عرج کی پشت پر واقع ہے۔ اس سے تین میل کی دوری پر ''ثنیۃ الرکوبہ'' (یعنی رکوبہ کی پہاڑی) ہے۔ اِسی جگہ یہ مسجد واقع ہے۔

مسجد الاثایہ:

عرج کی چوٹی سے گیارہ میل پہلے مقام جحفہ کی راستے میں اثایہ نام کا کنواں ہے۔ اس کے آس پاس کنوئیں اور پیلو کے بہت سے درخت ہیں۔ یہ حجاز کی آخری حد ہے۔ ابنِ زبالہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز پڑھی۔

مسجد العرج:

عرج پہاڑ پہ واقع اس مسجد میں بعض روایات کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے قیلولہ

فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔

مسجد المنبجس:

عرج سے تین میل مشرق کی طرف عرج کی پیچھے.....تلع کے کنارے پر مسجد الرسول اللہ ﷺ جہاں سے ہجرت کے دوران عبداللہ بن رویقط آپ کو لے کر گذرے اور دوپہر کی شدید گرمی میں ''وادئ منبجس'' میں چشمہ منبجس کے کنارے آپ ﷺ نے یہاں ظہر کی نماز ادا فرمائی۔

مسجد لحی جمل:

عرج سے گیارہ میل کے فاصلہ پر بئر والطلوب ہے، جس کا پانی گندا ہے اور سُقیا یہاں سے چھ میل پہ واقع ہے۔ ایک موضع ''لحی جمل'' کے نام سے مشہور ہے۔ مختصر یہ کہ جہاں رسالت مآب ﷺ نے رکوع وسجود فرمائے، یہ سُقیا اور قاحہ سے پہلے ہے۔

مسجد السُقیاء:

چشمہ ''عذبہ'' کے قریب پہاڑ پر واقع یہ مقام جو سقیا کے نام سے معروف ہے۔ سجدہ گاہِ رسولِ اللہ ﷺ ہے۔ اس کے اردگرد کے کھیتوں کو بہت سے سیراب کرنے والے چشمے بھی ہیں۔

مسجد مدلجہ تعھن:

صخر بن مالک بن ریاض اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ مقام مدلجہ تعھن میں آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور مسجد کی بنیاد رکھی۔

مسجد الرمادۃ:

سقیا کے بعد مکہ مکرمہ کی جانب بارہ میل کے فاصلہ پر چشمہ قشیری ہے۔ جس کا منبع جبل المشرف اور قدس کے نام سے مشہور ہے اور وادیٔ ابواء سے ملحق ہے۔ مسجد الرمادۃ اسی

جگہ واقع ہے۔

مسجد الابواء:

مقامِ جحفہ اور ابواء کے درمیان تیرہ میل کا فاصلہ ہے اور یہ مسجد اس کے بیچ میں واقع ہے۔ یہ علاقہ بھی کافی سرسبز و شاداب ہے۔

مسجد البیضۃ:

ابواء سے پانچ میل پر یہ مسجد واقع ہے۔

مسجد عقبۃ ھرشی:

مذکورہ مسجد سے آگے آٹھ میل کے فاصلہ پہ عقبۃ ہرشی آتا ہے جس سے کترا کر نکلنے والے راستہ پر واقع مقام ''سرحات'' پہ رسول اللہ ﷺ نے نزول فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔ امام بخاری کی بھی عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی۔

مسجد الجحفۃ:

مقام جحفۃ پر دو مساجد ہیں۔ ایک تو جحفہ اور قدید کے درمیان ہے۔ اس کا نام مسجد ائمہ ہے اور دوسری مسجد جحفۃ کی داخلی حدود پہ واقع ہے۔

مسجد غدیر خم:

مقام جحفۃ سے تین میل دور راستے کے بائیں طرف چشمہ کے کنارے ایک مسجد ہے۔ غدیر خم مسجد اور چشمے کے درمیان جگہ کا نام ہے۔ مسند احمد میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ہم اس وقت رسولِ اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جب آپ ﷺ غدیر خم میں تشریف فرما ہوئے۔ ایک درخت کے نیچے اذان دی گئی۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لیے درخت کے نیچے ہر طرف جھاڑو دی اور ظہر کی نماز ادا کی۔

مسجد طرف قدید:

مقام قدید سے تین میل پہلے اُمّ معبد خزاعیہ کا خیمہ واقع ہے۔ یہیں ایک مسجد ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اس خیمہ کے قریب سرِ راہ ایک گاؤں موسوم بہ موضع "مناة الطاغيه" تھا۔ قدید کے قریب ہی اونچی جگہ پہ پتھر اور مٹی سے بنی ہوئی مسجد نظر آتی ہے۔

مسجد عند حرۃ خلیص:

مذکورہ مسجد سے دائیں طرف جاتے ہوئے راستے پہ قدید سے چشمہ ابن بزیع اور حرۃ خلیص میں تقریباً تین میل کا فاصلہ ہے۔ اس جگہ سیاہ گھاٹی دوسرے راستوں سے الگ ہو جاتی ہے۔ اس مقام پر بھی رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کی۔

مسجد خلیص:

یہاں سے تھوڑی ہی دور سرسبز وشاداب حصہ میں چشمہ عزیرہ کے کنارے بھی ایک مسجد ہے۔

مسجد بطن مرالظہر ان:

منفرادات کی وادیوں سے اتر کر آگے بڑھیں تو مقامِ ''بطن مرالظہر ان'' آتا ہے۔

امام بخاری..... عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ مدینہ کی طرف رُخ کرتے ہوئے مرالظہر ان کے قریب اترتے اور نماز ادا فرمایا کرتے۔''

مسجد سِرف:

یہ وہی موضع ہے جہاں اُمّ المومنین میمونہؓ نے وفات پائی اور یہیں مدفون ہوئیں۔ یہاں بھی مسجد موجود ہے۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ یہاں اترتے اور دو رکعت نماز ادا کر کے آگے بڑھتے۔"

مسجد تنعیم:

قبرِ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تین میل آگے موضع شجرہ میں واقع مسجد...... جو اہلِ مکہ کا مقامِ میقات ہے، تنعیم میں دو مسجدیں ہیں ان میں مسجدِ عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور مسجد تنعیم کا تعین کرنے میں اکثر لوگ غلطی کر جاتے ہیں۔ جہاں ہریڑ کا درخت تھا جو اب نہیں ہے۔ بعض روایات کی روشنی میں اہلِ مکہ جسے مسجد الہلیلجہ کہتے ہیں۔ اسے مسجدِ علیؓ بھی کہتے ہیں اور اس مسجد میں ایک پتھر پہ کندہ عبارت بھی اس کی موید ہے۔ مسجد کے قریب ایک کنواں بھی موجود ہے۔

مسجد عمرات الرسول:

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے چار بار عمرہ ادا فرمایا:

"(۱). عمرة الحديبيه. (۲). عمرة القضاء.

(۳). عمرة التنعيم. (۴). عمرة الجعرانه." پہلے تین کے بارے میں تو سند ہے۔ لیکن "تنعیم" کے بارہ میں مصدقہ روایات نہیں ملتیں۔

مسجد ذی طویٰ:

وادی ذی طویٰ مکہ مکرمہ میں دو گھاٹیوں کے درمیان مشہور ہے۔ امام بخاری عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات "ذی طویٰ" میں گزاری اور صبح کی نماز ادا کی جب مکہ آ رہے تھے۔

موجودہ مجوزہ راہوں پہ مساجد

دبة المستعجله:

یہ ایک موضع کا نام ہے جہاں چاروں طرف ریت ہی ریت ہے۔ محمد بن فضالہ کہتے ہیں:

رسولِ اکرم ﷺ مضیق (دشوار گذار راستے سے) گزر کر **''دبّة دَبّة المستعجله''** میں تشریف فرما ہوئے اور بئر (کنواں) '' **الشعیه الصابة**'' سے (جو دبة کے نچلے حصہ میں واقع ہے) پانی نوش فرمایا۔

شعب سیر:

مستعجلہ اور صفراء کے درمیان اس کا محلِ وقوع ہے۔ ابنِ اسحاق فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ مقامِ بدر سے روانہ ہوکر ''مضیق الصفراء'' سے نکلے اور مضیق اورنازیہ کے درمیان مقام سیر پہ دو رکعت نفل ادا فرمائے۔''

متّعدد مساجد:

مسجد بزآت اجدال، مسجد بالجیزتین، مسجد یذخوآن اور موضع بذب دفران المقبل۔ ابنِ زبالہ فرماتے ہیں:

'' ان تمام جگہوں پر رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔''

مسجد الصفراء:

روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے مسجدِ صفراء کی جگہ نماز ادا فرمائی۔

مسجد ثنیۃ المبرک:

عیسےٰ ابنِ معنؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ثنیۃ المبرک میں نماز ادا فرمائی۔

مسجد بدر:

میدانِ بدر میں وہ مقام جہاں غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کا خیمہ نصب تھا۔ یہ مسجد وہیں واقع ہے۔

مسجدالعشیرہ:

بطن منیع مشہور مقام ہے۔علیؓ ابن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں بھی نماز ادا کی۔

مسجد الفُرع:

مقامِ فرع میں تین مساجد واقع ہیں۔ اور مستند روایات سے ان تینوں مساجد کی جگہ پر سرورِ انبیا علیہ التحیۃ والسلام نے نمازیں پڑھی ہیں۔

(۱) **مسجدِ الاعلیٰ**۔۔۔ فرع سے اکمہ میں بڑی مسجد...... جہاں آپ ﷺ نے خوابِ استراحت فرمائی۔صبح کی نماز اور چاشت کی نماز کے بعد آپ ﷺ اکمہ کے نچلے علاقہ کی طرف چلے اور (۲) پھر مسجدِ فرع کی جگہ کو برکتوں سے نوازا۔ (۳) تیسری مسجد میں بھی رکوع وسجود فرمایا۔

مسجدالفیقہ:

یہ مسجد کہف اعشار میں واقع ہے۔غزوۂ بنی مُصطلَق کے بعد آپ ﷺ نے یہیں نماز پڑھی۔

مسجدمقمل:

ہصیم المزنی اپنے اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وسطِ نقیع میں ہمارے مقام مقمل کو اپنی برکات سے نوازا جہاں آج یہ مسجد موجود ہے۔

مسجدالعصر:

ابنِ اسحاق فرماتے ہیں (مدینہ منورہ کی منازل میں واقع یہ وہ مسجد ہے) رسولِ اکرم ﷺ خیبر کی طرف سفر فرماتے ہوئے عصر کے وقت یہاں سے گذرے۔ نماز ادا کی اور اسی جگہ آج مسجد ہے۔

مسجدالصہباء:

سوید بن النعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''خیبر کی طرف جاتے ہوئے جب آپ ﷺ مقام ''صہبا'' پہ پہنچے تو یہاں نماز ادا کی اور طویل دُعا فرمائی، پھر طعام تناول فرمایا، اور ہم نے شرفِ شرکتِ طعام حاصل کیا۔''

خیبر کے قریب مسجد:

خیبر میں داخل ہونے سے پہلے ایک مقام پر نبیِ اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے پتھروں کو ترتیب دے کر مسجد بنائی اور نماز ادا فرمائی۔ اس مسجد کو '' مسجدالمنزلہ'' کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہاں آپ ﷺ نے رات کے وقت آرام بھی فرمایا۔ پھر آگے تشریف لے گئے اور موضع صخرہ کو اپنی برکتوں سے نوازا......اور ایک مقام کو اشارہ سے مسجد کی نشاندہی سے نوازا...... جہاں آج بھی مسجد موجود ہے۔

مسجدالشق اور نطاط:

قبیلہ اشجع نے رسول اللہ ﷺ کو خیبر کے موضع کی نشاندہی کی اور ''اہل شق'' اور ''اہلِ نطاط'' میں پہنچے تو یہاں نماز پڑھی، جہاں بعد میں مسجد تعمیر ہوئی۔

مسجدشمران:

خیبر کے پہاڑ کی چوٹی جسے شمرن کے نام سے پکارا جاتا ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ جہاں آج مسجد ہے۔

مساجدِ تبوک:

مدینہ منورہ سے تبوک کے راستے میں بیس مساجد ہیں جن میں سے ہر ایک کو رسول اللہ ﷺ کے رکوع وسجود کا شرف حاصل ہے۔

(۱) مسجدِ توبہ. (۲) مدران کی گھاٹیوں پہ واقع مسجد. (۳) ھذات الزراب. (۴) مقامِ اخضر. (۵) مقامِ خطمی. (۶) حبّالی. (۷) برّآء. (۸) شق تارہ. (۹) ذی الحلیقہ. (۱۰) ذی الخلیقہ. (۱۱) شوشق. (۱۲) صدر غازی. (۱۳) حجر. (۱۴) معبد قزح. (۱۵) وادی القری. (۱۶) قریہ بنی عذرہ. (۱۷) رقعہ. (۱۸) ذی المروہ. (۱۹) فیفاء الفحلتین. (۲۰) ذی خشب.

مسجد کدید:

یہ مسجد مقامِ کدید سے ایک میل پر کھیتوں میں واقع ہے۔ نبیِ اکرم ﷺ نے ایک درخت کے نیچے نماز ادا فرمائی، اسی جگہ یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے۔

مسجد شجرۃ بالحدیبیہ:

ابنِ شہاب کہتے ہیں، بلدح کے قریب یہ ایک غیر معروف گاؤں ہے جدہ کی طرف جاتے ہوئے شمس کے نام سے ایک کنواں ہے۔ اس کے قریب کے موضع کا نام حدیبیہ ہے جس میں ایک درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ اس لیے یہ مسجد دونوں ناموں سے پہچانی جاتی ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں آپ ﷺ کو کافروں نے عمرہ کرنے سے روک دیا تھا۔

مسجدذات عرق:

مذکورہ مسجد سے 2 ½ میل کے فاصلہ پر مقام ذاتِ عرق کے نام سے مشہور ہے۔

یہ عراق اور نجد سے آنے والوں کا مقامِ میقات بھی ہے۔

مسجد الجعرانہ:

رسول اللہ ﷺ نے یہاں احرام باندھا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ آج بھی اسی جگہ یہ مسجد موجود ہے۔

مسجد لیۃ:

مسجد لیہ وادیٔ لیہ اور وادیٔ طائف کے درمیان واقع ہے۔ جنگِ حنین کے بعد رسول اللہ ﷺ نخل یمانیہ طائف کی طرف چلے۔ پھر یلیج اور بحرۃ الزغاء سے ہوتے ہوئے، مقامِ لیّہ پہ پہنچے۔ وہاں قیام فرمایا اور رکوع و سجود سے جس مقام کو نوازا یہ مسجد اسی جگہ پہ واقع ہے۔

(بروایت ابنِ اسحاق، وفاءالوفاء)

مسجد الطائف:

ابنِ اسحاق فرماتے ہیں: ''جب رسول اللہ ﷺ نے حنین کا سفر اختیار فرمایا تو پہلے مقامِ فیقہ پھر نخب سے ہوتے ہوئے سدرہ (جو صادرہ کے نام سے مشہور ہے) اور پھر طائف تشریف لائے۔''

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے لشکر کے ساتھ جس جگہ محاصرہ کا پڑاؤ ڈالا تھا۔ وہاں امہات المومنین میں سے اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ الگ دو خیمے قبہ نما نصب فرمائے۔ یہاں بیس راتوں تک محاصرہ رہا۔ جب قبیلہ ثقیف مسلمان ہو گیا تو انہوں نے اس جگہ مسجد تعمیر کی، جو آج بھی موجود ہے۔

www.KitaboSunnat.com

ہماری مطبوعات

- ☆ ہجرت کی راہیں قدم بہ قدم، منزل بہ منزل
- ☆ علیم وخبیر کے نام خطوط
- ☆ نام اور القاب قرآن وسنت کے روشنی میں
- ☆ بیت بازی
- ☆ شہادت گہ الفت میں
- ☆ طاؤس ورباب
- ☆ لواء الجھاد
- ☆ منگنی اور منگیتر
- ☆ بری اور بارات
- ☆ بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
- ☆ دیور اور بہنوئی
- ☆ عورت اور میکہ
- ☆ ساس اور بہو
- ☆ عورت وفات سے غسل وتکفین تک
- ☆ ننھے حارث کا خواب
- ☆ حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
- ☆ پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ
- ☆ رحمۃ اللعالمین کی جانوروں پر شفقت
- ☆ پورا تول
- ☆ غض بصر اور مرد حضرات
- ☆ شب برات (احادیث کے روشنی میں)
- ☆ صنف مخالف کی مشابہت ایک مہلک بیماری
- ☆ ٹی وی گھر میں کیوں
- ☆ بسم اللہ دعا دوا شفا
- ☆ غیر مسلموں کی کمپنیاں اور ہم
- ☆ ضرورت رشتہ
- ☆ صلة الرحم (رشتہ داریاں)
- ☆ قوا انفسکم واھلیکم نارا
- ☆ عورت اور گھر میں دعوت دین
- ☆ ممتا کے بول
- ☆ بیوہ کی عدت
- ☆ رحمت کے سفیر ہمارے گھروں میں
- ☆ عمل صحابہ اور چند قرآنی آیات کی تفسیر
- ☆ دعا اذکار اور انگلیاں
- ☆ فصل عزائم
- ☆ صحابہ کرام کی دعائیں
- ☆ اسوہ رسول ﷺ اور کمسن بچے
- ☆ مضامین مسعود

مشربہِ علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور